مرض عشق کی دوا تم ہو Season - 2
تحریر : حسن کنول

کیسا سہانا منظر تھا۔۔۔ہر طرف حدِ نگاہ تک سمندر ہی سمندر نظر آرہا تھا ۔۔۔لہریں اونچی نیچی تھیں۔۔۔آگے پیچھے بہ رہی تھیں۔۔۔۔سب سمندر کے کنارے جون کی چھٹیوں میں پکنگ منانے آئے تھے۔۔۔۔

پورا خاندان آیا تھا بچوں کی ضد پر۔۔۔۔

تیز ہوا روح تک کو تازگی بخش رہی تھی۔۔۔

دیکھنا بیٹا پہلے ہی بول پر چھکا ماروں گا" کامران فخرانہ بولا تھا۔۔۔ سعدیہ "
کو بول کراتا دیکھ۔۔۔۔۔

پہلے مار لو۔۔۔ پھر بولنا" سعدیہ منہ چڑھا کر بولی۔۔۔۔ "

سعدیہ پہلے ہی بول میں آؤٹ کر ڈالوانھیں" ماہنور جو بیٹھ کر کرکٹ کا مزہ"
لے رہی تھی۔۔۔ چیختے ہوئے بولی۔۔۔۔

آؤٹ" ماہنور۔۔۔اسما۔۔۔۔ولید۔۔۔۔ثانیہ۔۔۔ شہزاد خوشی سے چیخے"
تھے کامران کی پہلی ہی بول پر آؤٹ ہو جانے پر۔۔۔۔

"نہیں بھئی۔۔۔ یہ تو میں ایسی ہی چیک کر رہا تھا" کامران سے جب صبا نے
بلا مانگا۔۔۔۔ تو وہ احتجاج کرنے لگا۔۔۔۔

"بھئی تم آؤٹ ہو گئے ہو۔۔۔اب ڈرامے مت کرو۔۔۔دوسروں کو بھی
کھیلنے دو" شاہزیہ آپا جن کو امپائر بنایا گیا تھا۔۔۔کامران سے دوٹوک انداز
میں بولیں۔۔۔

"کامران یار۔۔۔۔ تمھاری وکٹ اڑ گ ئ ی ہے۔۔۔۔ چلو بیٹ دو" صباء
بیٹ پکڑ کر بولی تھی۔۔۔۔

یار میں توڑائی کر رہا تھا۔۔۔بول ناں راحیل۔۔۔۔چپ کیوں بیٹھا ہے ” ۔۔۔“کامران بیٹ چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھا۔۔۔اوپر سے راحیل کو بھی لڑنے کے لیے بلانے لگا۔۔۔۔

کامران۔۔۔یار۔۔۔چیٹنگ مت کرؤ۔۔۔“اسماء بیٹ چھینے کی کوشش” کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

اچھار کو۔۔۔ابھی بے مانی کا پھل نکل جائے گا۔۔۔دوبارا کرتے ” ہیں۔۔۔۔اور دیکھ لینا میں پہلی ہی گین میں تمہاری وکٹ اڑادوں گی“ ۔۔۔سعدیہ نے اپنا دھوپ کا چشمہ اتار کر کُرتے پر لگاتے ہوئے۔۔۔اترا کر کہا۔۔۔

چلو ٹھیک ہے" یہ کہہ کر سعدیہ کی ٹیم والے کامران کو ایک اور موقع "
دینے کے لیے تیار تھے۔۔۔۔

کامران عزت کا سوال ہے یار۔۔۔۔دورن تو بنا ہی لینا"۔۔۔علی بھ ئی یا "
تالی بجا کر چیر۔اپ کرتے ہوئے گویا ہوئے۔۔۔

دیکھ لینا میرے ڈیڈ پھر آؤ ٹ ہوں گے۔۔۔اور لڑیں گے کہ میں تو "
صرف ٹرائی کر رہا تھا۔۔۔"رمشاء جو سمندر کے کنارے کرسی لگائے
زوہیب کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔پہلے ہی میچ کا مستقبل بیان کرنے
لگی۔۔۔

آؤؤ ٹ"۔۔۔۔۔سعدیہ خوشی کے مارے زور سے چیخی تھی اور باقی "
سب بھی۔۔۔

"یار۔۔۔دھوپ آنکھوں میں پڑھ رہی تھی۔۔۔مجھے بول نظر آیا ہی نہیں۔۔۔"کامران پھر سے بیٹ پکڑ کر بہانے بنا رہا تھا۔۔۔ جنہیں دیکھ زوہیب مسکرانے لگا۔۔۔

"دیکھا۔۔۔میں نے کہا تھا ناں۔۔۔ڈیڈا ایسے ہی ہیں" یہ کہہ کر رمشاء بھی مسکرانے لگی۔۔۔

"رمشاء چلو نماز کا وقت ہو گیا" سعدیہ نے نماز کا وقت ہوتے ہی رمشاء کو بلایا تھا۔۔۔

شاہنزیب سات سالہ رمشاء کو نماز پڑھتا ہوا دیکھ کافی متاثر ہوا۔۔۔

مجھے رمشاء بہت پیاری لگتی ہے۔۔۔۔ہاتھ مانگوں؟؟" شاہنزیب کے مسرت بھرے لہجے میں کہتے ہی ماہنور الجھ کر۔۔۔"کس کے ل ئے ؟؟؟"

"ظاہر سی بات ہے زوہیب کے لیے۔۔۔۔ شکر ہے خدا کا میرا بیٹا رمشاء سے پورے دو سال بڑا ہے۔۔۔آسانی سے ہاں ہو سکتی ہے" شاہنزیب نے اپنا ارمان ظاہر کیا تو وہ مسکرا دی۔۔۔۔

"دے ہی نہ دے۔۔۔۔ سعدیہ اپنی بیٹی کا ہاتھ۔۔۔۔۔ بولنا بھی مت ۔۔۔۔صاف منع کر دے گی.... کسی کو بھی دے دے گی۔۔۔پر تمہیں ۔۔۔۔ کبھی نہیں" ماہنور آخری جملہ خاصہ جماؤ دے کر گویا ہوئی ی۔۔۔۔

"میں کامران سے مانگ لوں گا" شاہنزیب معصوم سہ چہرہ بنا کر۔۔۔۔

"کوئی ی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تمہاری وجہ سے ان دونوں میاں بیوی میں لڑائی ہو جائے گی۔۔۔ سوچنا بھی مت۔۔۔" ماہنور نے آنکھیں دیکھا کر دوٹوک انداز میں منع کیا۔۔۔

"پر یار۔۔۔ ایک بار مانگ کر دیکھنے میں کیا حرج ہے۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ دے دے۔۔۔ اس کے دل میں ایسا کچھ نہ ہو جیسا ہم سوچ رہے ہیں" شاہنزیب سنجیدگی سے ماہنور کی جانب دیکھ گویا ہوا۔۔۔

"شاہ۔۔۔ کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ویسے بھی ہمارا زوہیب ابھی بچہ ہے۔۔۔ وہ بڑا ہو گا اس کی اپنی پسند ہو گی۔۔۔ تم بھی وہی کر رہے ہو جو چاچی نے تمہارے ساتھ کیا تھا۔۔۔ اگر بڑا ہونے کے بعد اسے خود بھی

رمشاء پسند آئی ی تو بات اور ہو گی۔۔۔۔ابھی کوئی فیصلہ کرنا صحیح نہیں ۔۔۔''ماہنور کے سمجھانے پر وہ اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔

"موٹا۔۔۔موٹا"۔۔۔پارس عالیان کو بار بار چڑھا کر کہ رہی تھی۔۔۔

"میں موٹا نہیں ہوں۔۔۔بس تھوڑا سا تندرست ہوں۔۔۔چاہئے تو پوچھ لو میری امی سے"عالیان روتے ہوئے اونچی آواز میں کہنے لگا۔۔۔

"موٹا۔۔۔موٹا۔۔۔موٹا"عالیان جتنا چڑھتا پارس اتنا ہی محظوظ ہوتی۔۔۔

"پارس بیٹا بری بات۔۔۔ایسے کسی کو موٹا نہیں کہتے"صباء نے بڑی مشکل سے پارس کو چپ کرایا تھا۔۔۔

بیٹا تم رومت۔۔۔۔دیکھو میں اسے ڈانٹ رہی ہوں ناں‘‘صباء عالیان کے ’’
آنسوں پونچھنے لگی۔۔۔۔۔

موٹے۔۔۔۔موٹے‘‘ پارس صباء کے جاتے ہی پھر چڑھانے لگی۔۔۔’’

خود بھی تو تم دو چوٹی والی ہو‘‘ عالیان بھی اب مقابلے پر اتر آیا’’
تھا۔۔۔اس نے چڑھانا شروع کیا تو اسما نے بمشکل دونوں کے بیچ ہونے والی
ہاتھا پائی کو روکا تھا۔۔۔۔

اب تو میں بولوں گی۔۔۔موٹا۔۔۔موٹا‘‘ پارس خاموش ہی نہیں ہو رہی ’’
تھی۔۔۔عالیان نے اس کے ننھے سے ہاتھ پر کاٹ کر لڑائی کو مزید طول
دی۔۔۔۔

''اللہ مت لڑؤ''صباء اور اسماء دونوں ہی ان کی لڑائی سلجھانے کی مسلسل کوشش کر رہی تھیں۔۔۔پر دونوں ہی قابو سے باہر تھے۔۔۔۔

''بابا ہم دونوں کو گڑیا کے بال دلوائو ناں۔۔۔''نور حورین کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔شاہنزیب سے منتی انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔

''نہیں بیٹا۔۔۔۔بہت جراثیم والے ہیں یہ گڑیا کے بال۔۔۔۔پتا نہیں انہوں نے ہاتھ بھی دھوئے ہیں یا نہیں۔۔۔''شاہنزیب ابھی ان دونوں بچوں کو نصیحت کر ہی رہا تھا۔۔۔

افففف۔۔۔یہ بوڑھی روح۔۔۔اس کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔''ماہنور نے اپنا''ہاتھ پیشانی پر مارتے ہوئے بے زاری سے کہا ♀۔۔۔

''یہ لو بچوں۔۔۔اور بھاگ جاؤ جلدی۔۔۔''ماہنور نے دونوں کو ایک ایک پکڑا کر کہا۔۔۔

''یہ کیا، کیا؟؟''شاہنزیب نے اس کی حرکت پر گھوری سے نوازا تھا۔۔۔

''چھوڑو یار۔۔۔بچوں کو انجوائے کرنے دو اور تم میرے ساتھ چلو''ماہنور اس کی خفگی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے۔۔۔ہاتھ کھینچتے ہوئے بولی۔۔۔

''ثانیہ۔۔۔میں۔۔۔مطلب۔۔۔نور اور حورین کی جوڑی۔۔۔''راحیل کہنے میں ہچکچاہٹ کا شکار تھا۔۔۔

ثانیہ بخوبی واقف تھی کہ وہ کیا خواہش دل میں لیے بیٹھا ہے۔۔۔اور اسے اس بات سے کوئی مسئلہ بھی نہ تھا۔۔۔۔کہ نور راحیل کی پہلی محبت کی بیٹی ہے۔۔۔۔

"سچ بولوں۔۔۔تو مجھے بھی بہت اچھے لگ رہے ہیں"۔۔۔ثانیہ مسکراتے ہوئے نور، حورین کو ایک ساتھ سمندر کے کنارے کھڑے گڑیا کے بال کھاتا دیکھ۔۔۔ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

"تو پھر میں مانگ لوں ہاتھ؟؟؟"راحیل بے صبری سے بولا۔۔۔۔اس کے چہرے پر ثانیہ کی بات سنتے ہی خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔۔

"ہاں ضرور۔۔۔۔کل جانے سے پہلے ہی بات کرلیں گے۔۔۔مجھے یقین ہے شاہ منع نہیں کرے گا"۔۔۔ثانیہ پُرامید لہجے میں بولی۔۔۔۔

''اسماء ایسے ہی کھڑی رہو'' ولید اس کی تصویر بنانے کے لیے پوس بنوا رہا تھا۔۔۔

''بس کرو۔۔۔اور کتنی بناؤ گے۔۔۔'' اسماپوس بنا بنا کر تھک چکی تھی۔۔۔وہ کوفت کا اظہار کرتے ہوئے بولی۔۔۔

''بس ایک اور۔۔۔'' ماہنور دبے پاؤں پیچھے آکر پانی کی بوتل لے کر اس کے سر پر کھڑی ہوگئی تھی اور ولید کو اشارہ کر رہی تھی کہ وہ کچھ نہ بولے۔۔۔

''ٹھیک ہے؟؟؟'' اسماء چشمہ بالوں میں لگا کر اسٹائل مارتے ہوئے بولی۔۔۔

ریڈی؟؟'' ولید مسکراتے ہوئے ''

میں ریڈی ہوں'' اسما اترا کر بولی۔۔۔ ''

او۔کے اسمائی ل'' ولید کا کہنا تھا کہ ماہنور نے پانی کی بوتل اس پر الٹ دی ''
تھی۔۔۔۔

تصویر بھی اسی لمحے کی قید ہو گئی۔۔۔۔۔

مانو کی بچی۔۔۔ میرا ڈیزائنر کا جوڑا خراب کر دیا۔۔۔۔رک تجھے میں نہیں ''
چھوڑوں گی'' اسماء کہہ کر اس کے پیچھے بھاگی تھی۔۔۔۔

"اچھا۔۔۔رکو۔۔۔میرا سانس پھول گیا ہے۔۔۔بھاگ بھاگ کر۔۔۔" ماہنور بری طرح ہانپتے ہوئے بولی۔۔۔

"تمھارا شوہر تو واقعی بوڑھی روح ہے۔۔۔جب سے آیا ہے سیریس موڈ میں پانی کے پاس کھڑا ہے۔۔۔" ولید شاہنزیب کو دیکھ ماہنور سے شکوہ کرنے لگا۔۔۔

"اب کیا کیا جا سکتا ہے۔۔۔یہی بوڑھی روح لکھی تھی ہماری قسمت میں" ماہنور دنیا جہاں کی مظلومیت اپنے چہرے پر سجائے گویا ہوئی۔۔۔وہ اپنی انگلی سے پیشانی کو چھو کر روتا سہ چہرہ بنانے لگی۔۔۔۔جس پر اسماء اپنی ہنسی نہ رک سکی۔۔۔۔

"بس رہنے دو۔۔۔۔ تم بھی مری جارہی تھیں۔۔۔اس بوڑھی روح کے لئے" اسماء کے طنز پر۔۔۔۔ماہنور نے اپنا دل تھاما تھا۔۔۔

"ہائے ہئے۔۔۔۔تو کیا کرتی؟؟۔۔۔۔کم بخت اتنا ہینڈ سم جو تھا۔۔۔۔" ایک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے وہ منچلے انداز میں ایک آنکھ دبا کر 😉 گویا ہوئی۔۔۔۔

"تو کیا کہتی ہو۔۔۔ تمھارے بوڑھی روح کو۔۔۔ تھوڑا پانی کا مزا چکایا جائے؟؟؟" ولید شرارت بھری نگاہوں سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

"لو۔۔۔نیکی۔۔۔اور پوچھ پوچھ۔۔۔۔" ماہنور شوخی سے بولی۔۔۔۔

اسماءاسے پلین کے مطابق۔۔۔۔ تصویر بنانے کے لیے زبردستی بازو سے گھسیٹ کرلائی تھی۔۔۔

شاہ ریڈی؟؟؟''اسماء نے پہلے تواس کی دو تین تصویریں بنائیں۔۔۔اتنے'' میں ماہ نور دبے پاؤں اس کے پیچھے آکر کھڑی ہو گئی۔۔۔

شاہ ریڈی؟؟؟''اسماء نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ماہنور کو گرین سگنل دیا'' تھا۔۔۔۔

وہ نادان لڑکی کہاں جانتی تھی کے دیوانا تواس کی مہک سے بھی واقف ہے۔۔۔۔۔

وہ واقف تھا کہ ماہنور پیچھے کھڑی ہے۔۔۔۔

ماہنور نے جیسے ہی پانی کی بوتل الٹنا چاہی۔۔۔شاہنزیب نے برق کی تیزی سے اس کا نازک ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔پانی کی بوتل چھین کر اسی پر الٹ ڈالی۔۔۔

اسماء نے خوب ہنستے ہوئے یہ خوبصورت لمحہ بھی قید کر لیا۔۔۔۔

علی بھائی یا اور بھابھی دانیال کا ہاتھ پکڑ کر سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر لطف لے رہے تھے۔۔۔۔

''سب کھانا کھانے بیٹھے تو ماہنور نے اپنے ہاتھ سے بریانی کی پلیٹ بھر کر کامران کو دیتے ہوئے کہا۔۔۔کیونکہ وہ ماہنور سے کافی دور بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ کامران بھائی ی شاہ کو دیں''

ہمم۔۔۔۔ بڑے مزے کی ہے‘‘کامران بجائے شاہنزیب کو دینے’’
کے۔۔۔۔ خود ہی کھانا شروع ہو گیا تھا۔۔۔

’’کامران بھائی شاہ کو دیں۔۔۔۔ یہ کم مصالحے والی ہے۔۔۔ میں آپ کے لیے دوسری پلیٹ میں نکال دیتی ہوں‘‘ ماہنور نے کہا تو کامران نے علی بھائی کو پکڑا دی تھی۔۔۔۔ یہ کہہ کر کہ شاہنزیب کو دے دیں۔۔۔

اب انہوں نے کھانا شروع کر دی تھی یہ دیکھ ماہنور نے اپنا سر پکڑا تھا۔۔۔ ’’علی بھئی یا یہ شاہ کو دے دیں۔۔۔ یہ بالکل سادی ہے کم مصالحے کی۔۔۔ میں۔۔۔۔‘‘ وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ کامران بیچ میں تیزی سے بول پڑا۔۔۔

"اف اللہ۔۔۔۔یہ لو شاہ تمہاری بریانی۔۔۔ورنہ تمہاری فکر میں مانو ایک لقمہ بھی نہ کھا سکے گی۔۔۔۔"کامران نے علی سے پلیٹ لے کر خود ہی شاہنزیب کو پکڑا دی تھی

"بس۔۔۔۔اب تم کھانا اسٹارٹ کرو۔۔۔۔"کامران ماہنور کی فکر کرتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

"شاہ۔۔۔سچ سچ بتاؤ۔۔۔۔کیا ظلم کرتے ہو ہماری مانو پر؟؟۔۔۔کتنی ذمہ دار بنا دیا ہے۔۔۔ہائے اللہ۔۔۔میں خواب تو نہیں دیکھ رہی"بھابھی نے ماہنور کو چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ابے بھائی ی جو بھی کرتا ہے مجھے بھی سیکھا دے"کامران ہنستے ہوئے بولا ۔۔۔۔جس کے جواب میں شاہنزیب مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

انھی سے پوچھ لیں۔۔۔ کیا کیا ظلم کرتا ہوں ان پر۔۔۔"اس نے محبت سے "
چور لہجے میں ماہنور کو دیکھ کہا۔۔۔

اب اتنے پیار سے پوچھو گے۔۔۔ تو وہ بیچاری تو شرمائے گی ہی ناں "
"رومیساء آپا بولیں تھیں ماہنور کو شرماتا ہوا دیکھ۔۔۔

ارے رکو رکو۔۔۔۔ ذرا مانو میڈم کی تصویر لینے دو"ماہ نور کو شرماتا ہوا "
دیکھ۔۔۔ کامران اپنے گلے میں ٹنگے ہوئے کیمرے سے ماہنور کی شرماتے
ہوئے تصویر بنانے لگا۔۔۔

کامران بھائی ی۔۔ نہ کریں"ماہنور ہلکا سا احتجاج کرتے ہوئے دونوں ہاتھ "
چہرے پر رکھ۔۔۔ شرماتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔ جیسے کامران نے مکمل

اگنور کرتے ہوئے تصویر بنالی تھی۔۔۔۔ جس پر شاہنزیب خوب مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

"کوئی ی دیکھ لے گا" ماہنور اس کے ہاتھ پکڑنے پر بڑی بڑی آنکھیں کرتے ہوئے گھبرا کر بولی۔۔۔

"تو دیکھنے دو۔۔۔ میاں بیوی ہیں ہم۔۔۔۔ چلو" شاہنزیب نے بھرم سے کہا تو وہ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔۔ سمندر کی گیلی مٹی پر۔۔۔۔ اس کا ہاتھ تھامے۔۔۔۔ قدم سے قدم ملا کر چلنے لگی۔۔۔۔

"مجھے نور کا ہاتھ حورین کے ل ئ ے چاہ ئے" راحیل نے ہاتھ مانگا تو سب بے انتہا خوش ہوئے۔۔۔۔ شاہنزیب نے افتخار صاحب سے مشورہ

کیا۔۔۔۔ پھر ماہنور سے۔۔۔۔ سب نے خوشی خوشی نور کا رشتہ حورین سے طے کر دیا۔۔۔۔

آج سے نور ہماری ہوئی ی" راحیل نے نور کو گود میں بیٹھا کر بڑے فخرانہ انداز میں کہا۔۔۔۔

"اور حورین ہمارا" شاہنزیب نے حورین کو دیکھ کہا تھا۔۔۔ جو راحیل کے برابر میں آرام سے بیٹھا ہوا تھا۔۔

دوسرے دن راحیل ثانیہ۔۔۔۔ اسما ولید واپس جا رہے تھے۔۔۔۔

نور کی ضد پر ماہنور شاہنزیب انھیں چھوڑنے ائیر پورٹ تک آئے تھے۔۔۔۔

نور بیٹا اپنا خیال رکھنا'' راحیل نے اس کا ماتھا چوم کر کہا تھا۔۔۔''

جی تائے ابو'' وہ مسکراتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔''

چلو حورین'' وہ جانے لگے تھے... پر حورین نور کا ہاتھ چھوڑنے کے لئے'' تیار ہی نہ تھا۔۔۔

امی نور کو بھی ساتھ لے چلتے ہیں ناں'' حورین ہاتھ پکڑ کر معصومانہ چہرہ'' بنائے ملتجی انداز میں گویا ہوا

بیٹا۔۔۔ابھی ہم نہیں لے جا سکتے۔۔۔پر جب اگلی بار آئیں گے تو ہمیشہ کے "
لئے اپنے ساتھ لے جائیں گے۔۔۔ٹھیک ہے"ثانیہ نے بڑے پیار سے
سمجھایا تھا۔۔۔

چلو اب بائے کہ دو نور کو"اسماء اس کے گالوں کو سہلاتے ہوئے پیار سے "
بولی۔۔۔۔

بائے"حورین نے روتو سہ چہرہ بنا کر الوداع لی۔۔۔۔۔"

راستے میں ماہنور اور شاہنزیب مسلسل اپنی باتوں میں مگن تھے جبکہ نور اداس
بیٹھی آسمان کو تک رہی تھی۔۔۔۔

*****_____*****

پتنگ سنگ اڑ گیا بچپن اب تو آئی ی جوانی رہ۔۔۔جوانی جو مستانی کہلاتی ہے۔۔۔۔وہ اب دانیال۔۔۔۔پارس۔۔۔۔عالیان۔۔۔نور۔۔۔ثناء ۔۔۔زوہیب۔۔۔۔رمشاء۔۔۔۔حورین۔۔۔کو اپنی جکڑھ میں لے چکی تھی۔۔۔۔ان سب نے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ دیا تھا

داد و شدید بیمار تھیں۔۔۔انہوں نے زوہیب کو کمرے میں بلایا۔۔ ”کیسی لگی ؟؟“ داد و نے لیٹے لیٹے ہی اپنے پر پوتے سے پوچھا تھا پُر امید لہجے میں۔۔۔”بول“ زوہیب کی خاموشی پر وہ بے تاب ہوئے جا رہی تھیں۔۔۔سب پُر امید نگاہوں سے زوہیب کو تک رہے تھے۔۔۔۔وہ گُم سم سہ کھڑا تھا۔۔۔

بول۔۔۔اچھی لگی ناں۔۔۔تجھے رمشاء۔۔۔میری پرپوتی بہت حسین ”ہے۔۔۔اسے دیکھتے ہی مجھے تیرا خیال آگیا۔۔۔ایسا لگا جیسے خدا نے اسے تیرے ل ئ ے ہی بنایا ہے۔۔۔بول لگی ناں اچھی؟؟؟“ دادو نے پھر پُرامید لہجے میں استفسار کیا تھا جس پر اس نے بڑی مشکل سے دادو کا دل رکھنے کے لیے مصنوعی مسکراہٹ لبوں پہ سجاتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔اس کا اثبات میں سر ہلانا تھا کہ سب کے چہرے کھل اٹھے تھے۔۔دادو نے اس کی پیشانی کو چوم کر خوشی کا اظہار کیا تھا۔۔۔

زوہیب۔۔۔زوہیب“ شاہنزیب زوہیب کہ کمرے تک آگیا تھا آواز لگاتا” ہوا۔۔۔پر وہ تو اپنی سوچوں میں گم سم تھا۔۔۔اس ل ئ ے کوئ ی ری۔ایکشن نہ دیا۔۔۔

“کیا ہوا؟؟؟”

''کچھ نہیں''

جھوٹ مت بولو۔۔۔۔مجھے بتاؤ۔۔۔مجھے پتا ہے تمہیں رمشاء پسند نہیں ''آئی۔۔۔تم نے صرف دادو کا دل رکھنے کے لیے ہاں کی ہے۔۔۔

ایسی بات تو نہیں ہے۔۔۔میں۔۔۔می۔۔۔''زوہیب جھوٹ بولنا چاہتا تھا۔۔۔پر شاہنزیب کے گھورنے کے سبب بول نہیں پا رہا تھا۔۔۔

دیکھو بیٹا۔۔۔یہ زندگی بھر کا فیصلہ ہے۔۔۔اتنی جلد بازی نہ کرو'' ۔۔۔پسند نہیں آئی تو کوئی بات نہیں۔۔۔ہو سکتا ہے پہلی بار میں نہ آئی ہو۔۔۔بار بار ملو تو آ جائے۔۔۔تم کہو گے تو میں رمشاء کو تھوڑے

دن کے لیے یہاں رہنے کے لیے بلالوں گا“ شاہنزیب نے دوستانہ انداز میں اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔۔

نہیں بابا۔۔۔اس کی ضرورت نہیں۔۔۔میں نے ہاں کر دی ہے ”
۔۔۔ویسے بھی وہ مجھے پسند نہیں آنے والی“ اس کا کہنا تھا کہ شاہنزیب بے ساختہ بول اٹھا۔۔۔۔

کیا مطلب پسند نہیں آنے والی ؟؟؟“ ۔۔۔کیا کوئی اور ”
؟؟؟۔۔۔“ شاہنزیب بولتے بولتے رکا تھا۔۔۔اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے۔۔۔۔۔

زوہیب نے اپنا چہرہ شاہنزیب کی بات سنتے ہی پلٹ لیا۔۔۔کھڑکی کھول کر باہر کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔اس کی خاموشی میں جواب پوشیدہ تھا۔۔۔۔

"کون۔۔۔۔سے کسی تمہیں ہو گئی ہے محبت لگایا اندازہ ٹھیک نے میں یعنی ہے وہ؟؟؟۔۔۔۔ کہاں کی رہنے والی ہے؟؟؟۔۔۔ کیسی دیکھتی ہے ؟؟؟۔۔۔۔۔۔مجھے بتاؤ۔۔۔میں لاوں گا۔۔۔اسے اپنے بیٹے کی دلہن بنا کر ۔۔۔۔"شاہنزیب نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی جانب موڑا تھا اور بڑے پیار سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

"بابا پلیز۔۔۔۔ میں بڑی دادو سے ہاں کر چکا ہوں اور اب ان ساری باتوں کا کوئی مطلب نہیں ہے۔۔۔ بڑی دادو نے بڑے مان سے اسے میری لئے پسند کیا ہے۔۔۔۔وہ اب جیسی بھی ہے۔۔۔۔ میری دلہن وہی بنے گی"اس نے صاف الفاظ میں کہا اور افسردہ ہو کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

یار۔۔۔۔ تم کیسی بے وقوفوں والی باتیں کر رہے ہو۔۔۔۔ جب تمہارا باپ" ہر فیصلے میں تمھارے ساتھ کھڑا ہے۔۔۔۔ تو پھر کس بات کا ڈر ہے تمہیں؟؟؟۔۔۔۔۔۔ میں بول رہا ہوں ناں۔۔۔۔ جو تمہیں پسند ہے ۔۔۔۔ وہی دلہن بنے گی تمہاری۔۔۔۔۔ دادو کی فکر مت کرو۔۔۔ اس طرح صرف دادو کی بات کا مان رکھ کر تم بہت سے لوگوں کی زندگیوں سے کھیلو گے۔۔۔۔ ایک خود کی۔۔۔۔ دوسری رمشاء اور اس کے ماں باپ کی۔۔۔۔ تیسرے اپنے ماں باپ کی۔۔۔۔ یہ آسان کام نہیں ہے۔۔۔ اپنی محبت کو دوسرے کی جھولی میں ڈال دینا۔۔۔۔" شاہنزیب نے پُر زور کوشش کی تھی اسے سمجھانے کی۔۔۔۔ پر وہ نہ مانا۔۔۔۔۔

زوہیب بچپن سے ہی بڑی دادو کے بہت قریب تھا۔۔۔ اس کے دل میں بڑی دادو کا الگ ہی ایک مقام تھا۔۔۔ ان کی آخری خواہش زوہیب کے لئے بہت اہمیت کی حامل تھی۔۔۔۔

*****_______*******

تو مجھے سوچ کبھی۔۔۔۔

یہی چاہت ہے میری۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں تجھے جان کہوں۔۔۔۔۔

یہی حسرت ہے میری۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بیٹھ کر اپنے باپ کے گٹار پر یہی دھن بجا کر گانا گا رہا تھا۔۔۔۔وہ بھی اپنے باپ کی طرح نہایت خوش آواز تھا

یہ گانا شاہنزیب اپنی محبت کے لیے گایا کرتا تھا۔۔۔۔آج وہ بھی یہی ریت نبھا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس گانے کو گاتے ہوئے پرانے وقتوں کی یادوں میں کھو گیا تھا جب دادو اسے بار بار رمشاء کو دیکھنے کے لئے اصرار کر رہی تھیں۔۔۔

"بڑی دادو۔۔۔میں نے کہا ناں۔۔۔اگر آپ کو پسند ہے تو ہاں کر دیں۔۔۔سمجھیں۔۔۔مجھے بھی پسند ہے" وہ قطعی انداز میں گویا ہوا۔۔۔

"ارے۔۔۔۔ایسے کیسے؟؟؟۔۔۔۔۔تم خود جا کر دیکھو۔۔۔پھر ہاں کرنا۔۔۔۔میرے لئے میرے زوہیب کی خوشی سب سے اہم ہے" وہ بیڈ پر لیٹے لیٹے بولیں۔۔۔۔

"بڑی دادو کبھی ایسا ہوا ہے آپ کی پسند مجھے پسند نہ آئی ہو۔۔۔میں نے کہہ دیا نا آپ ہاں کر دیں"

"نہیں تم اسے دیکھ کر آؤ گے۔۔۔۔ پھر بات کریں گے" دادو نے اسے بار بار رمشاء کو دیکھ کر آنے پر زور دیا۔۔۔

"کیا ہوا ہیرو؟؟؟۔۔۔۔ آج گٹار پکڑ کر خوب گانے گائے جا رہے ہیں۔۔۔۔ رمشاء اتنی اچھی لگ گ ئ ی کیا کہ ایک لمحہ کی جدائی بھی اب برداشت نہیں ہو رہی؟؟؟" دانیال اس کے برابر میں آ کر بیٹھتے ہوئے اسے چھیڑنے کی نیت سے بولا تھا۔۔۔۔

وہ اس قدر اداس تھا کہ اس نے دانیال کی بات پر کوئ ی تاثر نہ دیا۔۔۔۔

دانیال کے بے حد اصرار پر وہ مجبور ہوا بتانے پر۔۔۔۔۔۔۔۔کے کیا وجہ ہے جس کے سبب ہر وقت اس کے چہرے پر بے چینی اور اضطراب نظر آتا ہے۔۔۔۔

"بڑی دادو کے کہنے پر ہی میں رمشاء کے تایا کے انتقال پر گیا۔۔۔۔کیونکے بڑی دادو چاہتی تھیں کہ میں اسے بس ایک بار دیکھ لوں۔۔۔۔میں لاہور گیا تو تھا اسے دیکھنے۔۔۔۔پر۔۔۔۔نہ جانے وہ کہاں سے سامنے آ گئی۔۔۔۔میں آرام سے صوفے پر بیٹھا ہوا تھا اچانک کسی کے رونے کی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔۔میں نے آنکھ اٹھائی ی تو میری نظر سفید رنگ کی سادی سی فراک۔۔۔۔چوڑی دار پاجامہ۔۔۔نیٹ کے دوپٹے میں ملبوس روتی ہوئی ی ایک حسین دشمنِ جاں پر پڑی۔۔۔۔وہ خراماں خراماں سیڑھیاں اتر رہی تھی۔۔۔۔

وہ اتنی حسین لگی کے میں اپنی نظریں اس پر سے ہٹانا ہی بھول گیا۔۔۔

وہ روتے ہوئے۔۔۔۔ میرے برابر میں ہی آکر بیٹھ گئی۔۔۔ میں تو حیرت سے اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔۔۔ اتنی حسین۔۔۔ اتنی خوبصورت۔۔۔ اتنی پیاری۔۔۔ وہ رونے میں اس قدر مشغول تھی کہ اس نے میری طرف دیکھا ہی نہیں۔۔۔۔ جب کہ میں اس لڑکی کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے میں نے زندگی میں کبھی کسی لڑکی کو دیکھا ہی نہ ہو۔۔۔۔ بے وقوفوں کی طرح ٹکر ٹکر۔۔۔۔

اس نے اپنی آبشار کھولی ہوئی تھیں۔۔۔۔ اس حسین لڑکی نے روتے ہوئے بال کانوں کے پیچھے کرے تو اس کی سفید جھمکیاں چمکنے لگیں۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر میرا ہی بچا ہوا پانی جو سامنے شیشے کی میز پر رکھا تھا ۔۔۔اٹھا کر پی لیا۔۔۔ پانی پینے کے باوجود اسے رو رو کر ہچکیاں لگ گئی ہیں تھیں۔۔۔۔۔ میرا دل چاہا کہ اسے اور رونے نہ دوں۔۔۔۔یہی سوچ کر میں نے اسے چپ کرانے کے لئے جیسے ہی ہاتھ بڑھانا چاہا۔۔۔اسی لمحے ایک لڑکی آکر اس کے پاس بیٹھ گئی ی۔۔۔۔"زوہیب نے اپنی بات ادھوری ہی چھوڑ دی تھی۔۔۔۔

اس نے دانیال کو نہیں بتایا آگے کیا ہوا۔۔۔۔

چپ کیوں ہو گئی ے؟؟۔۔۔۔بتاؤ۔۔۔آگے کیا ہوا" وہ بے صبری سے گویا ہوا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔اور آپ کو بابا نے بھیجا ہے ناں۔۔۔ان سے کہہ دیں۔۔۔میں شادی رمشاء سے ہی کروں گا جیسے ان کی اور بڑی دادو کی خواہش ہے۔۔۔"اس نے سنجیدگی سے کہا تو دانیال خاموش ہو کر چلا گیا۔۔۔۔۔

اس نے زوہیب کا پیغام شاہنزیب تک پہنچا دیا۔۔۔

ماہنور اسے میری خواہش کے بارے میں کیسے پتا چلا؟؟"۔۔وہ ماہ نور سے استفسار کرنے لگا۔۔۔جو کھڑی بیڈ کی چادر ٹھیک کر رہی تھی۔۔۔

وہ دانیال کی ساری باتیں سن چکی تھی۔۔۔

شاہنزیب کی بات سن کر مکمل اگنور کر۔۔۔وہ بک شیل کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔۔

ماہنور میں نے کچھ پوچھا ہے“اس کا لہجہ اس بار ذرا سخت تھا۔۔۔”

میرے منہ سے نکل گیا تھا“۔۔۔وہ ندامت سے بولی”

بابا۔۔۔بابا“وہ لڑکی بابا۔۔ بابا کر کے رونے لگی تھی۔۔۔اس کی سہیلی” نے اسے گلے سے لگالیا۔۔

چپ ہو جاؤ۔۔۔۔اچھا سنو یہاں سے چلو۔۔۔۔یہ تمہارے پیچھے بیٹھا ہوا ” لڑکا کب سے تمہیں گھور رہا ہے“اس لڑکی نے جب دشمن جاں کے کان میں آہستہ سے سرگوشی کی۔۔۔تو میں نے سن لیا۔۔۔

اس نے حیرت سے پلٹ کر مجھے دیکھا تھا اور پھر لاپروائی سے واپس موڑ کر اس لڑکی کے کان میں آہستگی سے کچھ سرگوشی کرنے لگی۔۔۔

مجھے اس کا خود کو یوں نظر انداز کر دینا اپنی تذلیل محسوس ہو رہا تھا کیونکہ بچپن سے میں نے یہی دیکھا ہے جو مجھے ایک بار دیکھتا ہے۔۔۔ وہ واپس موڑ کر ضرور دیکھتا ہے۔۔ اور وہ تھی کہ لاپرواہی سے نظر ڈالتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔ شاید وہ تھی ہی اتنی حسین۔۔۔۔ کہ اس کا وہ لاپرواہی سے مجھے دیکھنا بھی مجھے بہ گیا تھا۔۔۔

گڑیا۔۔۔ تم یہاں ہو۔۔۔ چلو میرے ساتھ" ایک اور لڑکی سیڑھیوں " سے اتر کر آئی تھی۔۔۔ اس نے اس حسین لڑکی کا میرے سامنے نام لیا اور ہاتھ پکڑ کر واپس اوپر لے گئی۔۔۔۔

اب اس میں۔۔۔میری کیا غلطی۔۔۔۔کہ اس گڑیا نامی دشمنِ جاں کو دیکھنے کے بعد میرا دل ہی نہیں چاہا رمشاء کو دیکھنے کا۔۔۔۔

”مما۔۔۔جن کا انتقال ہوا ہے ان کی کوئی بیٹی ہے خوبصورت سی؟؟؟“ میں نے نہایت تجسس سے استفسار کیا تھا۔۔۔۔جس پر مما فوراً ہی بول پڑیں۔۔۔۔

”ہاں۔۔۔۔وہ بھی تین تین۔۔۔۔پر تم کیوں پوچھ رہے ہو؟؟؟“ وہ ابرو اچکا کر مجھے دیکھتے ہوئے۔۔۔۔

”ایسے ہی“۔۔۔میں لاپرواہی سے۔۔۔۔

یعنی وہ لڑکی رمشاء کے تایا کی بیٹی ہے‘‘میں دل ہی دل سوچنے لگا۔۔۔ ’’

سونے سے قبل اس کی آنکھوں میں دشمنِ جاں کا حسین سراپا لہرا رہا تھا۔۔۔

وقت کے ساتھ ساتھ بڑی دادو کی طبیعت مزید خراب ہوتی جا رہی تھی۔۔۔وہ ہر وقت یہ کہنے لگیں تھیں کہ بس زوہیب اور رمشاء کی میرے سامنے منگنی کرا دو۔۔۔پھر میں سکون سے مر جاؤں گی۔۔۔

یہ بات سن کر زوہیب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔۔۔لڑکا تھا اس لئے سب کے سامنے رو نہیں سکتا تھا۔۔۔

سعدیہ کامران لاہور سے دادو کی طبیعت خراب ہونے کی خبر سن کر دوڑے چلے آئے تھے۔۔۔

زوہیب اپنے کمرے میں آکر رونے لگا تھا۔۔۔آنسوں صاف کر کے جیسے ہی نگاہ اپنے بیڈ پر پڑی۔۔۔۔آنکھیں مارے شاکڈ کے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔ وہ دشمنِ جان۔۔۔۔وہ حسین سی گڑیا نامی لڑکی اسی کے بیڈ پر سو رہی تھی۔۔۔۔پہلے تو لگا کے خواب دیکھ رہا ہے۔۔۔۔۔

وہ یہاں اس کے گھر میں۔۔۔۔پھر اس کے بیڈ پر کیسے آسکتی تھی؟؟؟؟۔۔۔۔۔۔یہی سوچ کر آہستہ آہستہ اس کی جانب قدم بڑھانے لگا ۔۔۔۔۔بالکل اس کے چہرے کی سیدھ میں آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔۔وہ آج بھی سفید لباس میں تھی۔۔۔اس نے سفید رنگ کا کُرتہ جس پر لال رنگ کے پھولوں کے بنچ لگے ہوئے تھے۔۔۔۔زیب تن کیا ہوا تھا۔۔۔۔

زوہیب کا دل چاہا اسے چھو کر دیکھے۔۔۔۔۔

جیسے ہی چھونے کی نیت سے ہاتھ اس کی جانب بڑھایا۔۔۔

اس گڑیا نامی لڑکی کی آنکھ کھل گئی۔۔۔۔۔وہ زوہیب کو اپنے سر پر کھڑا دیکھ بری طرح ہڑبڑا کر اپنا دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی۔۔۔۔

ارے بیٹا تم اڑ گئیں'' سعدیہ اسی لمحے کمرے میں کہتے ہوئے داخل ''
ہوئی۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔میں۔۔۔۔وہ'' زوہیب کو گمان ہوا جیسے وہ کوئی چوری کرتے ننگے'' ہاتھوں پکڑا گیا ہو۔۔۔۔عجیب سی کیفیت میں گرفتار ہو گیا تھا۔۔۔۔

"زوہیب معاف کرنا اسے تمہارے کمرے میں بغیر تمہاری اجازت کے لے آئی۔۔۔وہ اسے بہت تیز بخار ہو رہا ہے۔۔۔اپنے بابا کے انتقال کے بعد سے طبیعت خراب ہے اس کی بہت۔۔۔۔
اس کا دل بہل جائے گا یہ سوچ کر اپنے ساتھ لے آئی ہوں۔۔"سعدیہ نے آتے ہی زوہیب کو معذرت پیش کی تو وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

" اٹس او۔کے"

"تمہیں برا تو نہیں لگا نا؟؟۔۔۔۔تمہارے کمرے میں گڑیا کا سونا ؟؟۔۔۔وہ پہلے یہ کمرہ کامران کا تھا اس لئے میں اسے تمہارے گھر میں لے آئی۔۔۔۔۔۔آئی ہوپ یو ڈونٹ مائنڈ"سعدیہ کے کہتے ہی۔۔۔

نہیں۔۔۔نہیں آپ کو معذرت کرنے کی کوئی ی ضرورت ''
نہیں۔۔۔''زوہیب فورا بول پڑا۔۔۔

بیٹا ایک فیور کر دو گے ؟؟۔۔۔ذرا اس کے پاس رکو۔۔۔میں اس کے ''
لیے دوائی لے کر آتی ہوں'' سعدیہ۔۔۔زوہیب کو ہی گڑیا کے پاس بیٹھا کر
چلی گئی۔۔۔

زوہیب سامنے صوفے پر ٹک گیا تھا۔۔۔

بار بار دلِ بے مان خواہش ظاہر کر رہا تھا کے اسے چوری چوری نظروں سے
دیکھ لے۔۔۔ مگر پھر یہ خیال آگیا کہ وہ رمشاء کی دوست ہے۔۔۔وہ کیا
سوچے گی ؟؟؟۔۔۔کے اس کا ہونے والا بہنوئی اس پر نظر رکھ رہا ہے۔۔۔

سنیں‘‘اس کی مدھم آواز پر نظر اٹھا کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔’’

وہ بالکل سامنے بیڈ کے سرہانے سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی اس کی آنکھوں میں نیند کا خمار تھا۔۔۔۔۔ جسے دیکھ وہ اور بھی اس کا اسیر ہو گیا۔۔۔ وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔

جی؟؟؟‘‘اس نے ایک جھلک دیکھتے ہی نظریں جھکا لیں تھیں۔۔۔۔۔’’

میری امی کہتی ہیں کمرے میں جاندار کی تصویر لگانے سے رحمت کے ’’ فرشتے نہیں آتے‘‘اس نے پورے کمرے میں نظر دوڑاتے ہوئے رائے دی تھی۔۔۔۔

پورے کمرے میں زوہیب کی تصویریں دیواروں پر لگی ہوئی تھیں۔۔۔

یہاں تک کہ بیڈ کے اوپر والے حصے پر تو اس کی نہایت حسین فوٹو بڑے سے فریم میں لگی ہوئی تھی۔۔۔

جی‘‘اس نے بغیر دیکھے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔’’

تھوڑی دیر اسی طرح وہ خاموش بیٹھا رہا۔۔۔

اب کے جب نظر اٹھی تو یہ دیکھ مسکرانے لگا کہ وہ تکیے پر سر رکھ کر بالکل سکڑ کر سو چکی تھی۔۔۔اس کو کمبل اڑانے کی نیت سے اٹھا۔۔۔کمبل اس پر آہستگی سے اڑا دیا۔۔

اگر تم اسی طرح میرے سامنے آتی رہو گی تو میں اپنے پاپا اور بڑی دادو کا"

ارمان کیسے پورا کروں گا" زوہیب آہستہ سے اس حسین دشمنِ جان سے شکوہ

کرنے لگا۔۔۔

شکریہ زوہیب۔۔۔اس کا خیال رکھنے کے لیے۔۔۔ تمہیں پریشانی ہوئی "

تو معذرت" سعدیہ مسکراتے ہوئے بولی تھی

نہیں۔۔۔ معذرت کی کوئی ضرورت نہیں" زوہیب ان کا تکلف دور"

کرتے ہوئے بولا۔۔۔

تم کہیں جا رہے ہو کیا؟؟" سعدیہ نے سوٹ کیس دیکھ تجسس سے استفسار"

کیا۔۔۔

جی۔۔۔۔شام کی فلائیٹ ہے۔۔۔۔آج ٹریننگ کے لئے جارہاہوں"اس کے جواب پر سعدیہ مزید سوالات پوچھنے لگی جن کے جوابات دینے کے بعد وہ کمرے سے چلا گیا۔۔۔

بڑی دادو کی طبیعت اس قدر خراب تھی کہ زوہیب کا دل نہیں چاہ رہا تھا انہیں چھوڑ کر جانے کا۔۔۔۔پر جانا بھی ضروری تھا۔۔۔۔۔

گھر کا ماحول سوگوار تھا۔۔۔۔نور جیسی شرارتی لڑکی بھی بالکل خاموشی تھی۔۔۔بڑی دادو کی طبیعت دیکھ۔۔۔کسی نے زوہیب کو ذرا سا بھی نہ چھیڑا ۔۔۔۔کے اس کی منگیتر گھر آئی ہوئی ہے۔۔۔۔۔بڑی دانوں کے لیے سب بہت پریشان تھے۔۔۔۔

.....زوہیب کو دانیال (علی کا بیٹا) ایئرپورٹ چھوڑ کر واپس آگیا تھا

"یقین مان کامران واپس آجا۔۔۔ تیری بہت کمی محسوس ہوتی ہے۔۔۔ یار۔۔۔اب تو رفیق صاحب کا بھی انتقال ہو گیا ہے۔۔۔جو تیرے پارٹنر تھے۔۔۔۔اب اکیلے کیسے رہے گا وہاں؟؟"کامران کے والد اس کی کمر پر ہاتھ سے سہلاتے ہوئے واپس آجانے کی کمزور سی ضد کر رہے تھے۔۔۔

"ابو۔۔۔۔رفیق کی اچانک موت نے نہایت غمزدہ کر دیا ہے مجھے ۔۔۔۔۔وہ صرف میرا دوست ہی نہیں تھا بلکہ میرے لئے میرے بڑے بھائی جیسا تھا۔۔۔۔اسے میری رمشاء تائے ابو بلاتی تھی۔۔۔۔بہت محبت کرتا تھا رمشاء سے۔۔۔۔ بالکل اپنی بیٹیوں کی طرح۔۔۔۔۔اب میرا بھی فرض بنتا ہے اس کی بیٹیوں کو اپنی بیٹی کی طرح سمجھوں۔۔۔۔دو تو شادی شدہ ہیں۔۔۔۔یہ جو تیسری والی آئی ہوئی ہے ناں میرے ساتھ اس کا نکاح ہے۔۔۔۔۔پہلے تو دھوم دھام سے کرتے۔۔۔۔پر اب سادگی سے کر دیں

گے۔۔۔ سوچ رہا ہوں پہلے اسے اس کے گھر کا کر دوں۔۔۔۔ پھر سوچوں گا کے آگے کیا کرنا ہے" کامران نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا تھا۔۔۔۔

دانیال (علی کا بیٹا)

زوہیب اور نور (شاہنزیب اور ماہنور کے بچے)

عالیان (اسماء ولید کا بیٹا)

پارس (شہزاد صباء کی بیٹی)

حورین (راحیل ثانیہ کا بیٹا)

رمشاء(کامران سعدیہ کی بیٹی)

بھائی رمشاء سے بات کراؤں آپ کی؟؟"نور زوہیب کو چھیڑتے ہوئے "

بولی۔۔۔

بڑی دادو کی طبیعت کافی بہتر ہو گئی تھی۔۔۔کامران سعدیہ رمشاء کو بڑی

دادو کے پاس ہی چھوڑ گ ئی ے تھے۔۔۔

وہ ہمارے گھر پر ہے؟؟"۔۔زوہیب نہایت حیرت سے پوچھنے لگا۔۔۔"

ہاں۔۔۔کامران تایا انھیں یہیں چھوڑ گئے تھے اور جو رفیق صاحب کی"

بیٹی تھی ناں۔۔۔اسے اپنے ساتھ واپس لے گئے تھے۔۔۔ارے

ہاں۔۔۔آپ کو پتا ہے کل اس کا نکاح ہے اور سادگی سے رخصتی بھی ۔۔۔۔"نور کے اطلاع دیتے ہی مانو اس کا دل دہل گیا ہو۔۔۔آنکھیں خود بخود نم ہو گئیں۔۔۔

"بھائی کیا ہوا؟؟؟"نون ویڈیو کال پر بات کر رہی تھی۔۔۔اسے روتا دیکھ ۔۔۔۔پریشان ہو کر استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

"نہیں کچھ نہیں۔۔۔شاید آنکھ میں کچھ چلا گیا ہے"زوہیب آنکھ مسلتے ہوئے بولا۔۔۔

"اچھا میں بعد میں بات کرتا ہوں"زوہیب نے کہہ کر کال کاٹ دی

۔۔۔۔

"ارے یار۔۔۔بھابھی سے تو بات کر لیتے" نورا ابھی بول ہی رہی تھی
۔۔۔پر وہ کال کاٹ چکا تھا۔۔۔

✿✿******______******✿✿

کالی رات۔۔۔ہر طرف پھیلی چاندنی اور تیز دھڑکتا ہوا دل۔۔۔

صبح کا انتظار کرنا بڑا مشکل تھا۔۔رات کیسے کٹے گی بس یہی سوچ رہی تھی۔۔۔وہ بچپن میں کہہ کر گیا تھا کہ جلد لوٹ آئے گا۔۔۔

"یا میرے خدا۔۔۔ابھی تو صرف دو بجے ہیں۔۔۔کب ہو گی صبح؟؟؟۔۔۔یار۔۔۔" وہ کوفت کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔اس رات کی تاریکی سے۔۔۔

اسے انتظار تھا تو صبح کا۔۔۔جب وہ گھر آئے گا اپنے والدین کے ساتھ ۔۔۔۔اور رخصتی کر کے اپنے ساتھ لے جائے گا۔۔۔

✿✿****______** ****✿

"پارس آپا اچھا ہوا آپ آگ ئی یں۔۔۔ چلیں بتائیں میں کون سے سوٹ پہنوں؟؟"اس نے دو سوٹ ایک ساتھ اپنے اوپر لگاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

"پہلی بات مجھے آپا مت بولو۔۔۔ ورنہ میں نہیں بتانے والی"وہ چڑتی تھی آپا کے لفظ سے۔۔۔۔۔اس بات سے بخوبی واقفیت رکھنے کے باوجود نورا سے چڑھانے کے لئے یہی کہا کرتی تھی۔۔۔

"بس۔۔۔ اچھا بھئی ناراض مت ہوں۔۔۔ میں آپ کو آپا نہیں بول رہی۔۔۔ بس۔۔۔۔۔ چلیں اب جلدی سے بتائیں۔۔" نور نے پیارا سہ چہرہ بنا کر فوراً ہی معذرت طلب کرلی۔۔۔

"میں بس چاہتی ہوں۔۔۔ وہ مجھے دیکھے اور بس دیکھتا ہی رہ جائے۔۔۔۔" وہ شوخی سے دونوں ہاتھ اپنے خوبصورت رخسار پر رکھتے ہوئے بولی۔۔۔

"یہ سفید والا پہن لو" پارس سفید فراک جو نیٹ کی تھی۔۔۔ سجسٹ کرنے لگی۔۔۔

نہیں۔۔۔یہ تو کل کے نکاح کی ہے۔۔۔کوئی اور بولیں“نور جھیپ کر ” بولی۔۔۔

اچھا تو یہ پہن لو“ وہ جامنی رنگ کی ٹیل اسے پکڑاتے ہوئے بول رہی ” تھی۔۔جس پر وہ اثبات میں سر ہلا کر تیار ہونے چلی گئی۔۔۔

وہ لوگ آ گئے“ ماہنور نے نور کو دیکھتے ہی پُر جوش لہجے میں ” کہا۔۔۔۔۔جو ابھی سیڑھیوں سے اتر رہی تھی۔۔۔۔یہ سنتے ہی مارے خوشی کے وہ فوراً خود ہی دروازے کی جانب لپکی۔۔۔

وہاں کسی کو نہ پا کر منہ بسورتے ہوئے اپنی ماں کو شکوے بھری نگاہ سے دیکھنے لگی۔۔۔

"شرم کرؤ نور۔۔ تھوڑی ہی کرلو۔۔۔۔۔۔ بھلا کوئی اپنے ہی دولہے کو دیکھنے بھاگتا ہے۔۔۔۔جب وہ لوگ آئیں تو ٹیرس پر چلی جانا۔۔۔وہاں سے دیکھ لینا۔۔۔اس طرح سب کے ساتھ دروازے پر کھڑی مت ہو جانا ویلکم کرنے"ماہنور نے اس کا کان موڑتے ہوئے پیار سے سمجھایا تھا۔۔۔

"امی جان اسے سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں"زوہیب سیڑھیوں سے نیچے آکر بولا

"یہ کسی کی سنتی ہے۔۔۔جواب سنے گی"پارس نے فوراً ہی زوہیب کی بات سے اتفاق کیا تھا۔۔۔ جس پر وہ زبان نکال کر دونوں کو منہ چڑانے لگی۔۔۔

"دیکھیں ذرا کیسے مرے جارہی ہے۔۔۔اس کا تو بس نہیں چل رہا کہ کل کا نکاح آج ہی پڑھوالے" پارس مضحکہ انداز میں بولی۔۔۔۔جس پر زوہیب کہاں پیچھے رہ سکتا تھا۔۔وہ بھی بول پڑا۔۔۔

"اور دو ہفتے بعد کی رخصتی آج کی منگنی کے فنکشن کے ساتھ ہی کروالے۔۔۔"زوہیب طنزیہ کہہ کر مسکرانے لگا تھا۔۔۔

"ابھی رمشاء بھابھی آجائیں پھر دیکھتے ہیں کون مرے جارہا ہے۔۔۔ویسے ماننا پڑے گا بڑی دادو نے خاندان کی سب سے خوبصورت لڑکی چھانٹ کر آپ کو دلوائی ہے۔۔۔"نور شوخی سے بولی جس پر وہ جواباً مسکرادیا۔۔۔جبکہ اس نے آج تک رمشاء کو دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔

ویسے بڑے ان لکی ہو تم۔۔۔اگر صرف دو گھنٹے پہلے آجاتے۔۔۔تو اس ”
دن جب رمشاء جا رہی تھی۔۔۔خود روبرو مل لیتے“ پارس نے کہا۔۔۔

اچھا بھائی آج وہ والا گانا گائیں گے جو آپ روزانہ گاتے ہیں؟؟“نور نے ””
تجسس سے استفسار کیا۔۔۔

اگر انگوٹھی پہنانے کے بعد وہ مجھے اتنی اچھی لگی کہ سیدھے دل میں اتر گئ ”
تو ضرور گاؤں گا“ زوہیب گھمبیر لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

اب یہ کیسا جواب ہے؟؟۔۔۔۔یعنی ابھی تک وہ آپ کو اچھی نہیں ”
لگیں؟؟“ نور الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

"پتا نہیں یار" زوہیب سنجیدگی سے کہتا ہوا چلا گیا۔۔۔جبکے وہ تینوں الجھ کر رہ گ ئی یں تھیں۔۔۔۔

"وہ لوگ آ گئے"۔۔۔ستارا نے آکر خبر دی تو نور تیزی سے اوپر کی جانب بھاگی تھی جبکہ باقی سب ویلکم کے لیے دروازے کی جانب۔۔۔۔

وہ فورا ٹریس پر جاکر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

دو نہایت ہی حسین نوجوان ایک ساتھ کھڑے تھے۔۔۔دونوں نے دھوپ سے بچنے کے لیے سن گلاسز لگائے ہوئے تھے۔۔۔

"واؤ۔۔۔۔یہ تو دونوں ہی اتنے ہینڈسم ہیں۔۔۔پر ان میں تیرا والا کون سا ہے؟؟" پارس نے الجھ کر نور کی جانب دیکھ استفسار کیا۔۔۔۔

نور نیلی جیکٹ والے کی جانب انگلی کے اشارہ کرتے ہوئے ”یہ ہے حورین
“وہ نہایت پُر اعتماد ہو کر بولی۔۔۔

تجھے کیسے پتہ ؟؟“ پارس ابرو اچکا کر۔۔۔ ”

دل کہہ رہا ہے“نور مسکرا کر بولی۔۔۔”

اگر چشمہ اتار دے تو ہم اسے پہچان سکتے ہیں“ پارس کا کہنا تھا کہ اس نیلی ”
جیکٹ والے نوجوان نے نہایت بھرم سے اپنا کالر ٹھیک کیا اور چشمہ اتار کر
ٹیرس کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔ پارس اور نور ساتھ ہی کھڑی تھیں۔۔۔۔ وہ
دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔۔

نور۔۔۔یہ تو واقعی حورین ہے۔۔۔۔اس کی آنکھیں گرے ہیں" پارس"
خوشی سے اچھل کر بولی تھی۔۔۔۔

نور خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی۔۔۔۔

اس حسین وخوبرو نوجوان نے ایک نظر دیکھا۔۔۔

پھر نیچے نظر کر کے اندر چلا گیا۔۔۔

یہ دوسرا اوالا ضرور عالیان ہوگا" نور نے اندازاً کہا تو پارس قہقہہ لگانے "
لگی۔۔۔۔

ہو ہی نہ جائے۔۔۔ کہاں وہ موٹا۔۔۔اور کہاں یہ ہینڈ سم و''
اسمارٹ۔۔۔ توہین نہ کرؤ بیچارے کی۔۔۔ ہو سکتا ہے حورین کا دوست
ہو۔۔۔ شادی میں شرکت کے لئے ساتھ آیا ہو۔۔۔'' پارس فورا
ہی منہ بسور بولی۔۔۔ پھر سو سو جان اس پر فدا ہوتے
''ہوئے۔۔۔ ''ھائے ئے۔۔۔ کتنا ہینڈ سم ہے ناں؟؟

بلکل آپا''۔۔۔۔۔اسکی بات سن۔۔۔ نور چڑھا کر تیزی سے بھاگی''
۔۔۔

کہاناں آپا مت بولو'' وہ بھی پیچھے پیچھے ہو لی تھی۔۔۔ ''

یار یہ گلابوں کی پتیوں سے بھری تھال یہاں کچن میں کس نے رکھ ''
دی۔۔۔ حد ہے۔۔۔ سارا کام مجھ ننھی سی جان کو ہی کرنا پڑے گا

اب۔۔۔یہ ستارہ اور باقی گھر کے نوکر کسی کام کے نہیں ہیں۔۔۔ چلو اسے باہر گارڈن میں رکھ آتی ہوں۔۔۔ فنکشن تو گارڈن میں ہی ہونے والا ہے ''وہ بڑبڑاتی ہوئی ی۔۔۔ تھال اٹھا کر ابھی دو تین قدم بھی نہ چلی تھی کہ زوردار طریقے سے سامنے سے آتے ہوئے لال جیکٹ والے خوبرو نوجوان سے ٹکرا گ ئی ی۔۔

تھال ہوا میں بلند ہو گئی تھی۔۔۔ ساری گلاب کی پتیاں ان دونوں پر برسنے لگیں۔۔۔ اور خالی تھال آ کر اس نوجوان کے سر پر لگی۔۔۔ پارس نے یہ دیکھ زبان دانتوں میں دبائی ی تھی۔۔۔

سوری'' پارس مدھم سے لہجے میں کہ کر پھرتی سے جانے لگی۔۔۔ جلدی'' جلدی کے چکر میں وہی تھال جو کچھ لمحوں پہلے اس حسین لڑکے کے سر سے ٹکرا کر زمین بوس ہوئی ی تھی۔۔۔

اسی تھال پر جلد بازی میں پارس نے پاؤں رکھ دیا تھا۔۔۔اس سبب سے اس کا پاؤں سلپ ہوا اور وہ بیچاری گرنے لگی۔۔۔۔تو اس نوجوان نے پھرتی سے اسے اپنی باہوں کے حصار میں لے لیا تھا۔۔۔۔

اگلے لمحے وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں جھانک رہے تھے۔۔۔۔

”آج بولتی کیوں بند ہے؟؟؟۔۔۔۔آج موٹا نہیں کہو گی؟؟؟“۔۔۔اس حسین لڑکے نے کہا تو پارس کی آنکھیں پھٹی تھیں۔۔۔وہ حیرت سے اسے تکنے لگی۔۔۔

اس حسین لڑکے نے مسکراتے ہوئے پارس کو سیدھا کھڑا کیا۔۔۔

"تم؟؟؟۔۔۔۔" پارس بولنا چاہتی تھی پر مارے شاکڈ کے زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔

"میں عالیان۔۔۔۔ تمھاری اسماء پھوپھو کا بیٹا۔۔۔۔ مجھے تو امید تھی کے تمہیں میں یاد ہوں گا" وہ پر امید لہجے میں مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔ جب کہ وہ ندامت کی پتلی بنی کھڑی تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا؟؟۔۔۔ دو چوٹی والی۔۔۔۔ ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟؟؟" عالیان اس کی آنکھوں کی حیرت پڑھنے کے باوجود انجان بنتے ہوئے سوالیہ انداز میں بولا۔۔۔۔

"و۔۔۔ وہ۔۔۔ نہ۔۔ نہیں۔۔۔ وہ" پارس بری طرح بوکھلا گئی تھی عالیان کو دیکھ۔۔۔ مارے شاکڈ کے اس کا ذہن کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

ایک بات بتاؤں" عالیان اس کے کان کے پاس اپنا منہ لایا تھا۔۔۔"

عالیان کی گرم سانسیں پارس کے کانوں کو چھو رہی تھیں۔۔۔ جس کے سبب وہ کافی نروس فیل کرنے لگی۔۔۔۔

"تمہاری اس حیرت کا۔۔۔۔اس ری۔ایکشن کا۔۔۔۔زبان کے مجھے دیکھتے ہی بند ہو جانے کا۔۔۔ بچپن سے انتظار کیا ہے میں نے۔۔۔۔ تبھی میں اس لڑائی کے بعد واپس آیا ہی نہیں۔۔۔۔ سوچا تھا دو چوٹی والی کو ایک ہی بار صحیح دار شاکڈ دوں گا"۔۔۔عالیان یہ کہ کر آہستگی سے دور ہٹا تھا۔۔۔

پارس اسے ابھی بھی سر سے پاؤں تک مارے حیرت کے تک رہی تھی۔۔۔۔

عالیان کہ کر جانے لگا تھا۔۔۔پر دو قدم چلنے کے بعد پارس کی جانب موڑ کر" اچھا سنو۔۔۔ نہیں چھوڑو۔۔۔ابھی تمہارے لئے اتنا شاکڈ ہی کافی ہے۔۔۔" گویا عالیان کو اس بیچاری کی حالت پر ترس آگیا تھا۔۔۔اگلا شاکڈ کچھ دیر بعد دے گا۔۔۔یہ سوچ کر واپس پلٹ گیا۔۔۔۔

پارس جوس کے گلاس لے کر دادو کے کمرے کی جانب آئی ی تو مزید حیرت زدہ ہو گ ئی ی۔۔۔اس کے اور علیان کے رشتے کی بات چل رہی تھی۔۔۔۔

پر عالیان نے تو کبھی پارس کو دیکھا ہی نہیں" صباء بے یقینی سی کیفیت میں بولی۔۔۔

"او۔۔۔ہو۔۔۔۔بھابھی۔۔۔۔تو حورین نے کون سہ نور کو بچپن کے بعد دیکھا ہے۔۔۔۔ بھئی علیان نے خود کہا ہے کہ اگر شادی کروں گا تو پارس سے کروں گا۔۔۔۔ورنہ نہیں" اسماء کی بات سن پارس کے ہاتھ میں جو جوس کے گلاس تھے وہ ہلنے لگے تھے۔۔۔اس کے ہاتھوں کے کپکپانے کے سبب۔۔۔۔

"ارے ارے۔۔۔۔ گراؤ گی کیا؟؟۔۔۔اپنے نازک پاؤں پر ؟؟" عالیان نے اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹرے کو مضبوطی سے پکڑ کر کہا۔۔۔

وہ حیرت سے عالیان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔عالیان نے اس کی حالت دیکھ اندازہ لگالیا کے دوسرا شاکڈ مل چکا ہے۔۔۔۔

اندر لے جاؤ ان جوس کے گلاسوں کو۔۔۔۔ایسے ہی کھڑی مجھے دیکھتی "

رہو گی تو میں نروس ہو جاؤں گا" عالیان شرارت سے اس کے حسین چہرے

کے قریب آ کر کہنے لگا۔۔۔ جس پر وہ تھوک نگلتے ہوئے تیزی سے نظریں

جھکا کر اندر چلی گئی۔۔۔۔۔

گھر آیا میرا پردیسی۔۔۔۔پیاس بجھی ان آنکھوں "

کی۔۔۔۔۔ہائے۔۔۔۔ گھر آیا میرا حورین" نور اپنے بیڈ پر چڑھ کر خوب

مستانی ہو کر اچھلتے ہوئے۔۔۔ گانا گا رہی تھی۔۔۔مارے خوشی کے اس کے

پاؤں زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔۔۔۔

نور کیا کر رہی ہو ؟؟؟" ماہ نور کمرے میں داخل ہوئی تو اسے اچھلتا ہوا "

دیکھ۔۔۔۔دانت پیستے ہوئے غصے سے بولی۔۔۔

کچھ نہیں بس ڈانس کر رہی تھی۔۔۔۔آپ بھی کریں نا میرے ساتھ" "
وہ بیڈ سے اتر کر ماہ نور کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی کھینچتے ہوئے بولی۔۔۔

" نور انسان بن جاو۔۔۔۔نیچے تمہارے سسرال والے آئے ہوئے ہیں اور یہاں تم پاگلوں کی طرح ناچ رہی ہو۔۔۔۔ چلو تمیز سے دوپٹہ اوڑھ کر نیچے چلو میرے ساتھ۔۔۔اور ہاں کان کھول کر سن لو۔۔۔ حورین کی طرف آنکھ اٹھا کر مت دیکھنا۔۔۔اور جتنا ہو سکے چپ رہنا۔۔۔اور اگر تھوڑا سہ شرما سکتی ہو تو شرما لینا۔۔۔پلیز" ماہ نور دونوں ہاتھ جوڑ کر التجائیہ انداز میں بولی تو نور کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔۔خوب ساری نصیحتیں کرنے کے بعد۔۔۔ سر پر دوپٹہ اوڑھا کر۔۔۔اسے اپنے ساتھ لے آئی۔۔۔

" افففف اللہ۔۔۔۔کب بلائیں گے مجھے ؟؟؟۔۔۔میں کب تک یہ چائے کی ٹرے پکڑے کھڑی رہوں گی۔۔۔۔بھول تو نہیں گئے مجھے بلانا۔۔۔۔

ایک کام کرتی ہوں خود ہی چلی جاتی ہوں‘‘نور ٹرے پکڑے بے صبری ہو کر بول رہی تھی۔۔۔۔

’’چپ چاپ کھڑی رہو بی بی۔۔۔۔وہ لوگ خود بلائیں گے‘‘بھابھی نے سخت لہجے میں کہا تو نور منہ بسورنے لگی۔۔۔

’’بھائی نور کو تو بلا دو۔۔۔۔میں ذرا اپنی بچی کو تو دیکھ لوں‘‘راحیل نے صوفے پر بیٹھے ہوئے ماہنور کو دیکھ کہا۔۔۔۔

’’اچھا ہوا انھوں نے خود کہا۔۔۔۔وہ تو بے صبری ہوئے جا رہی ہے باہر آنے کے لیے۔۔۔۔‘‘بھابھی نے ماہنور کے پاس آکر کان میں ہلکے سے سرگوشی کی جس پر اس نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی تھی۔۔۔۔

میں بلالاتی ہوں نور کو‘‘ بھابھی کہ کر ابھی موڑی ہی تھیں اسے بلانے کے ’’
لئے۔۔۔۔ پر یہ دیکھ ان کے قدم رکے تھے کہ وہ بغیر بلائے ہی چلی آئی
تھی۔۔۔۔

ماہنور نے اس بے صبری لڑکی کو دیکھ کر۔۔۔۔ اپنے سر پر ہلکے سے ہاتھ مارا
تھا۔۔۔ ’’اس کا کچھ نہیں ہو سکتا‘‘ وہ خود ی ہمکلام ہوئی تھی۔۔۔۔۔

یہ لیں‘‘ نور بیٹھ کر۔۔۔ ایک ایک کو چائے بنا کر دے رہی تھی۔۔۔۔۔ ’’

حورین کی نظریں اُسی حُسن سراپا پر ٹکی ہوئی یں تھیں۔۔۔۔

راحیل نے نور کو دیکھا تو بہت خوش ہوا۔۔۔۔

نور بالکل جوانی کی ماہنور تھی۔۔۔۔

ویسے تو ماہنور آج بھی بے انتہا خوبصورت تھی۔۔۔۔یہی وجہ تھی کے سب نور کو اس کی پرچھائی کہتے تھے۔۔۔۔

نور ثانیہ کو دیکھتے ہی بوکھلا سی گ ئی ی تھی۔۔۔۔ ”نور دو چمچے چینی“ ثانیہ نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا

ثانیہ ڈارک گرین رنگ کا اونچا سہ اسکرٹ۔۔۔۔۔نیلی جینز زیب تن کیے ہوئے تھی۔۔۔۔بال کھلے ہوئے۔۔۔۔۔۔لیرس کٹنگ اور بلو ڈرائی ہوئے۔۔۔۔۔۔رنگ دودھ کی طرح گورا اس پر اس کی مہرون لپ۔اسٹک چمک رہی تھی۔۔۔۔وہ سر سے پاؤں تک کہیں سے بھی ایک جوان بیٹے کی ماں نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

"یاخدا۔۔۔۔یہ کہاں سے میری ساس لگ رہی ہیں" وہ دل ہی دل گھبرا گئی تھی۔۔۔۔

"مجھے بھی دے دیں" ثانیہ کو دیکھ کر ایسے ہوش اڑے کہ بغیر حورین کو چائے دیے۔۔۔۔وہ جا رہی تھی۔۔۔۔ مجبوراً حورین کو آواز دینی پڑی۔۔۔۔

حورین کے کہتے ہی وہ واپس بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

"کتنی ڈالوں؟؟" نور نہایت شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے چینی کی مقدار پوچھنے لگی۔۔۔۔۔بغیر نظریں اٹھائے۔۔۔۔

حورین نے صرف اسے اپنے سامنے بیٹھانے کے ل ئی ے چائے کا سہارا لیا تھا۔۔۔۔ ”دو ڈال دیں“ اس نے نور کو تکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

”دیکھو کتنا جب تک نکاح نہ ہو جائے۔۔۔پردہ کرانا چاہیے ہمیں۔۔۔۔فاسٹ ہے۔۔۔۔سب کے سامنے شروع ہو گیا ہے“ شاہنزیب صوفے سے کھڑا ہو کر۔۔۔۔ماہ نور کے برابر میں آ کر۔۔۔منہ پر ہاتھ رکھ کر آہستگی سے سرگوشی کر رہا تھا۔۔۔۔

”خاموش ہو جاؤ شاہ۔۔۔۔ سن لیں گے وہ“ ماہنور بھی منہ پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔۔۔۔ بڑی بڑی آنکھیں دیکھا کر کہ رہی تھی۔۔۔

سب خوب محظوظ ہو رہے تھے ان دونوں کو دیکھ۔۔۔۔

"ایک اور ڈال دیں"نور نے چینی حل کر کے۔۔۔چائے اس کی جانب بڑھائی تو اس نے فوراً ہی ایک اور چمچہ ڈالنے کو کہا۔۔۔

"ایک اور"وہ پھر چمچے سے چینی چلا کر اس کی جانب بڑھانے لگی۔۔۔۔

"بس۔۔۔ایک اور ڈال دیں"حورین نے کہا تو اس بار عالیان اپنی ہنسی نہ روک سکا اور خوب زور سے قہقہہ لگانے لگا۔۔۔۔

نور جھیپ گ ئ ی تھی عالیان کے اس طرح ہسنے پر۔۔۔۔

راحیل ثانیہ مسکرانے لگے تھے۔۔۔۔ولید اسما بھی۔۔۔۔

یہاں دوسری طرف زوہیب

۔۔۔پارس۔۔۔۔۔ستارا۔۔۔۔بھابھی۔۔۔۔۔صباء۔۔۔۔۔شہزاد۔۔۔۔افتخار صاحب۔۔۔۔شاہنزیب۔۔۔۔ماہنور۔۔۔۔۔علی سب خوب ہسنے لگے تھے۔۔۔۔وہ بغیر حورین کو دیکھے ہی بھاگ گ ئ ی تھی۔۔۔

"بیٹا یہ چائے لے جاؤ اور حورین کے لیے دوسری بنادو" افتخار صاحب بولے تو وہ نفی کرنے لگا۔۔۔

"میں یہی پیوں گا۔۔۔" یہ کہہ کر اس نے چائے پینا شروع کر دی تھی۔۔۔۔جو نہایت میٹھی تھی۔۔۔

کامران کب آرہا ہے ؟؟۔۔۔۔کتنے سال ہو گئے اسے دیکھے۔۔۔اب تو آنکھیں ترس رہی ہیں اسے دیکھنے کے لیے'' اسماء افسردگی سے ابھی بول ہی رہی تھی۔۔۔

لو۔۔۔میں آگیا اسماء'' کامران اعلان کرتے ہوئے داخل ہوا''
۔۔۔۔۔۔سب ان کا ویلکم کرنے تیزی سے دروازے کی جانب آئے
۔۔۔۔

کامران۔۔۔سعدیہ۔۔۔رفیق صاحب کی بیوہ ان کی تینوں بیٹیاں اور رمشاء ساتھ تھی۔۔۔۔

زوہیب کی نظر سب سے پہلے اس گڑیا نامی دشمن جاں پر پڑی تھی جو ہاتھ میں تین چار ماہ کا بچہ لیے ہوئے تھی۔۔۔وہ اسے دیکھ۔۔۔۔بے انتہاء رنجیدہ ہو

گیا۔۔۔کامران سے مل کر ایک لمحہ بھی وہاں نہ رکا۔۔۔اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گیا۔۔۔

ماہ نور شاہنزیب کو اپنے بیٹے کا اس طرح سب کو چھوڑ کر چلے جانا افسردہ کر گیا تھا۔۔۔

"کیا سوچا ہے؟؟۔۔۔رکو گے یا واپسی؟؟؟" کامران کے والد باتوں ہی باتوں میں پوچھنے لگے تھے۔۔۔

"اب کہیں نہیں جاؤں گا۔۔۔ہمیشہ کے لئے آگیا ہوں۔۔۔اپنی بیٹی کے بغیر نہیں جی سکتا میں۔۔۔وہ یہاں ہو گی تو میں وہاں کیسے رہ سکوں گا" کامران نے جواب دیا تو سب بہت خوش ہوئے۔۔۔

بھائی مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔ میں اپنے عالیان کے لئے ”
پارس کا ہاتھ مانگنا چاہتی ہوں۔۔۔۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ آج ہی زوہیب
رمشاء۔۔۔۔۔ نور حورین کے ساتھ ساتھ عالیان پارس کی بھی منگنی کر
دیں۔۔ اور کل نکاح۔۔۔۔۔۔ ہم پارس کو اپنے ساتھ رخصت کر کے لے
جانا چاہتے ہیں“ اسماء کا کہنا تھا کہ سب کے چہرے کھل اُٹھے
تھے۔۔۔۔۔ پارس کے لیے عالیان سے اچھا رشتہ تو کوئی ہو ہی نہیں سکتا
تھا۔۔۔ سب بہت خوش تھے۔۔۔۔

عالیان مسکرا مسکرا کر پارس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسماء نے ہاتھ مانگنے کے ساتھ ساتھ رخصتی بھی مانگ لی تھی کیونکہ اسے یقین
تھا کے سب خوشی خوشی ہاں کر دیں گے۔۔۔

بھ ئی ی۔۔۔۔اس سے اچھا لڑکا تو ہمیں مل ہی نہیں سکتا پارس کے لئے ''
اور ہے بھی گھر کا بچہ ''افتخار صاحب نے کہا تو پارس شرماتے ہوئے فوراوہاں
سے جانے لگی۔۔۔۔

نہیں'' پارس کے پاؤں اپنی جگہ تھم گئے تھے یہ (نہیں) کا لفظ''
سن۔۔۔۔۔

عالیان کی ساری خوشیاں غائب ہو گئی تھیں شہزاد کے انکار کرتے ہی۔۔۔۔۔

سب شہزاد کو حیرت زدہ نظروں سے دیکھنے لگے۔۔۔۔

نہیں پاپا۔۔۔۔سوری اسماء پر میں اپنی پارس کا رشتہ عالیان کو نہیں دوں گا"

۔۔۔"شہزاد کا انکار عالیان کے سارے ارمان ٹھنڈے کر گیا

تھا۔۔۔۔اس کی آنکھیں جھل مل ہو گ ئی یں تھیں۔۔۔

پارس واپس موڑ کر عالیان کو دیکھنے لگی۔۔۔جس کی آنکھوں میں نمی جھلک رہی تھی۔۔۔اس نے ایک بار پارس کی طرف دیکھا اور پھر شرٹ میں لگا ہوا چشمہ نکال کر پہن لیا۔۔۔

"بھائی ی۔۔۔پر عالیان میرا بیٹا ہے۔۔۔۔بہت محنتی

ہے۔۔۔۔خوبصورت ہے۔۔۔۔پارس اور اس کی جوڑی بہت اچھی لگے

گی۔۔۔۔اور سب سے بڑھ کر بھائی۔۔۔یہ آپ کی بہن اسماء کا بیٹا ہے

۔۔۔کیوں منع کر رہے ہیں رشتے سے ؟؟۔۔۔۔عالیان میں کوئی ی خرابی

ہے کیا؟؟؟"اسماء سوالیہ انداز میں پریشان ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

سب بالکل خاموش تھے۔۔۔۔۔

"عالیان میں کوئی خرابی نہیں ہے۔۔۔بس میں اپنی پارس کو اتنی دور نہیں بھیج سکتا۔۔۔۔میری اکلوتی بیٹی ہے۔۔۔۔میں اسے اتنی دور نہیں دے سکتا اور دوبارہ مت اصرار کرنا۔۔۔۔مجھے شرمندگی ہو رہی ہے اپنی چھوٹی بہن کو منع کرتے ہوئے"شہزاد صاف الفاظ میں انکار کر کے چلا گیا تھا۔۔۔

عالیان بھی پارس کے برابر سے گزر کر منہ لٹکائے باہر چلا جاتا ہے۔۔۔

"بھابھی آپ سمجھائیں ناں۔۔۔شہزاد بھائی کو۔۔۔بہت مان سے کہا تھا میں نے اپنے بیٹے سے۔۔۔۔۔بس تو بول۔۔۔جس سے کہے گا اسی سے کرا دوں گی اور اس نے پارس کا نام لیا تھا جبکہ صرف بچپن کا دیکھا ہوا تھا اسے

۔۔۔۔کہنے لگا نہ جانے کیوں جب بھی تصور کرتا ہوں کہ دولہن کیسی چاہتا ہوں وہ دو چوٹی والی نظروں میں گھومنے لگتی ہے۔۔۔۔ہم تو رخصتی تک کا ارادہ رکھتے ہیں۔۔۔۔آپ بات کریں ناں۔۔۔امریکہ اتنا دور تھوڑی ہے جتنا انھیں لگ رہا ہے"اسماء نے صباء کا ہاتھ پکڑ کر نہایت التجائی ی انداز میں کہا تھا۔۔۔

پارس سب برابر میں کھڑے سن رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا چیم؟؟؟"ولید نے اسے دروازے کے پاس سیڑھیوں پر بیٹھے دیکھا"۔۔۔۔تو کمر سہلاتے ہوئے انجان بن کر پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں پوپس۔۔۔"وہ منہ بسورے نفی میں گردن ہلانے لگا۔۔۔"

یار۔۔۔باپ سے بھی چھپائے گا کیا؟؟؟" ولید دوستانہ لہجے میں بولا۔۔۔۔"

"اچھا میری بات سن۔۔۔۔ہم لوگ ناں شریفوں کے ساتھ شریف اور بدمعاشوں کے ساتھ بدمعاش ہیں۔۔۔اب تو ایک کام کر۔۔۔شہزاد پارس کا رشتہ صرف دور ہونے کی وجہ سے نہیں دے رہاناں۔۔۔تو کوئی بات نہیں۔۔۔۔تو یہیں ڈیرا ڈال لے۔۔۔۔۔سب کا دل جیت۔۔۔اپنی ماں کی فیکٹریاں سمبھال۔۔۔شہزاد کو یقین دلا کہ تو یہاں کاروبار جما رہا ہے اور یہیں رہے گا پھر وہ خود ہی پارس کا ہاتھ دے دے گا" ولید نے اسے آئیڈیا دیا۔۔۔۔

"پر پس یہ تو دھوکا ہو گا ان کے ساتھ۔۔۔میں آپ لوگوں کو اکیلا چھوڑ کر یہاں تھوڑی رہ سکتا ہمیشہ کے لئے" عالیان فوراہی اختلاف میں بولا۔۔۔۔

"افففف۔۔۔۔میرے بھولے بیٹے لڑکی چاہیے تو تھوڑی بہت دھوکے بازی کرلے۔۔۔ہم کون سا امریکہ لے جاکر ظلم کے پہاڑ توڑیں گے اس پر۔۔۔۔خوش ہی رکھیں گے ناں۔۔۔بس۔۔۔ویسے بھی شہزاد شروع سے ہی بہت حساس ہے۔۔۔۔اس لیے نہیں دے رہا رشتہ۔۔۔۔۔ورنہ امریکہ کون سا دور ہے۔۔۔۔"ولید نے اس کے کندھے میں ہاتھ ڈالتے ہوئے سمجھایا۔۔۔

"پھپس اگر سب کچھ کرنے کے بعد بھی ماموں نہ مانے تو؟؟؟"وہ فکر مند ہو کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔پھر ہم تیرے چھوٹے ماموں کا طریقہ اپنائیں گے۔۔۔اس نے دولہا اٹھویا تھا۔۔۔ہم دولہن اٹھوالیں گے"اس نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

"سب اوٹ پٹان بھر دو اس کے دماغ میں۔۔۔عالیان ان کی ایک نہ سننا
۔۔۔۔بیٹا میں نے بات کی ہے صباء بھابھی سے وہ منا لیں گی شہزاد بھائی کو
"اسماء اس کے بال سہلا کر۔۔۔۔ولید کو گھوری سے نوازتے ہوئے بولی۔۔۔

"ہاں اور اگر نہ منا سکیں تو پھر ہم گھی ٹیڑی انگلی سے نکالنا جانتے
ہیں۔۔۔۔"ولید نے شوخی سے آنکھ دبا کر کہا۔۔۔۔تو عالیان مسکرانے لگا
۔۔۔۔

"عالیان ان کی مت سننا۔۔۔۔"اسماء ولید کو گھورتے ہوئے عالیان کو
نصیحت کر رہی تھی۔۔۔۔

”تم ذرا میرے ساتھ چلو“ یہ کہہ کر غصہ ضبط کرتے ہوئے زبردستی ولید کا بازو گھسیٹتے ہوئے لے جانے لگی۔۔۔۔

پارس موقع پاتے ہی عالیان کے برابر میں آکر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

”ہیلو“ پارس نے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔۔۔ ”تم رو رہے تھے میرے لئے؟؟؟“ وہ نہایت پیار سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

”جی نہیں۔۔۔ یہ خوش فہمی کیوں ہوئی آپ کو؟؟“ وہ اپنا بھرم قائم رکھتے ہوئے۔۔۔۔۔

”پھر چشمہ کیوں لگا رکھا ہے؟؟؟“ پارس کے ٹوکتے ہی اس نے فوراً چشمہ اتارا تھا۔۔۔۔

دیکھ لو۔۔۔ نہیں رو رہا‘‘ وہ آنکھیں بڑی بڑی کھولتے ہوئے بولا۔۔۔ ’’

اب تو آنسوں صاف کر لئی ے ہوں گے ناں‘‘ پارس اتراتے ہوئے ’’
بولی۔۔۔

تم مجھے چڑھانے آئی ی ہو کیا؟؟؟‘‘ وہ الجھ کر استفسار کرنے لگا۔۔۔ ’’

نہیں۔۔۔ بس پوچھنے۔۔۔ کہ کیوں کرنا چاہتے ہو مجھ سے ’’
شادی؟؟؟‘‘۔۔۔ عالیان کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھنے لگی

الو کا پٹھا ہوں اس لئے‘‘ وہ دانت کچکچاتے ہوئے گھور کر بولا۔۔۔ ’’

"کیا؟؟؟" وہ ناسمجھی سے۔۔۔۔

"اور نہیں تو کیا۔۔۔۔اپنی ساری گل فرینڈز چھوڑ کر تمہارے لئے آیا ہوں۔۔۔۔تم سے شادی کرنے۔۔۔۔تو ظاہر سی بات ہے محبت کرتا ہوں تبھی۔۔۔۔" وہ بولتے بولتے رکا۔۔۔۔جب احساس ہوا کے محبت کا اظہار غصے میں کر بیٹھا ہے جس پر پارس جھیپ کر دوسری طرف منہ کر کے مسکرانے لگی۔۔۔۔

"ویسے کتنی گرل فرینڈز چھوڑ کر آئے ہو؟؟؟" وہ ابرو اچکا کر تجسس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

"شاید۔۔۔پانچ" وہ نارملی انداز میں بولا۔۔۔۔۔۔جسے سنتے ہی پارس کا منہ کھل گیا تھا۔۔۔وہ مارے شاکڈ کے اس کا حسین چہرہ تکنے لگی۔۔۔۔

"زبردست اور پانچ گرل فرینڈز رکھنے کے بعد تمھیں احساس ہوا کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے" وہ خاصہ طنزیہ لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔۔

"پر چھوڑ آیا ہوں صرف تمہارے خاطر"۔۔۔وہ جتاتے ہوئے بولا۔۔۔

"بڑا احسان آپ کا۔۔۔۔اگر آپ ایسا نہ کرتے تو ہم تو آپ کے انتظار میں بوڑھے ہو جاتے" وہ بڑے پیار سے طنز کا تیر چلا رہی تھی۔۔۔جس پر وہ مسکرانے لگا۔۔۔

پارس منہ چڑھا کر جانے لگی۔۔۔

"اچھا سنو۔۔۔۔ کرو گی مجھ سے شادی ؟؟؟" وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔اس کا لہجہ نہایت پُرامید تھا۔۔۔

"ہاں ضرور۔۔۔ مگر پہلے میں بھی پانچ بوائے فرینڈز رکھوں گی۔۔۔۔ پھر تم سے شادی کروں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تب ہو گا ناں equal equal " اس کے چہرے کے مقابل جھک کر ہاتھ سے برابری کا اشارہ کرتے ہوئے۔۔۔اترا کر بولنے لگی۔۔۔

"ہممم۔۔۔۔اچھا" وہ فورا کھڑا ہوا۔۔۔

"ایک کام کرو۔۔۔ پہلا چکر میرے ساتھ چلالو۔۔۔ پھر بور ہو جاؤ تو چھوڑ دینا" اس نے ہاتھ پکڑ شوخی سے کہا۔۔۔

"اااووو۔۔۔" پارس اس کی بات سن۔۔۔ بھولے پن سے آنکھیں ٹم ٹماتے ہوئے۔۔۔ "اور دوسرا کس چلاؤں ؟؟۔۔۔وہ بھی بتادو"۔۔۔وہ طنزیہ استفسار کرنے لگی۔۔۔

"دوسرا ولید کے بیٹے سے۔۔۔سنا ہے۔۔ کم بخت بڑا حسین ہے۔۔۔" وہ چہرے کے نزدیک آکر رومانیت بھری نظروں سے اس کے وجود کو تکتے ہوئے بولا۔۔۔

"اووو۔۔۔اور بور ہو جاؤں تو اسے بھی چھوڑ دوں ؟؟۔۔۔رائٹ ؟؟" وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔۔

"جس پر وہ مسکرا کر۔۔۔"ہاں۔۔۔۔اب تم تیسرا پوچھو

میں کیوں پوچھوں۔۔۔ تم خود ہی بتادو" وہ سپاٹ سہ جواب دے کر بے نیازی سے بولی۔۔۔۔

"اسما کے۔۔۔ میں خود بتادیتا ہوں۔۔۔ ٹھیک ہے son بور۔۔۔ سے ہو جاؤ تو راحیل کا بھانجا۔۔۔ افففف۔۔۔۔ بیسٹ آپشن ہے۔۔۔۔ یقین مانو بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔ سننا ہے دل کا بھی بہت اچھا ہے۔۔۔۔ ویسے اس سے بور ہو گی نہیں۔۔۔۔ لیکن پھر بھی ہو جاتی ہو۔۔۔ تو پانچواں۔۔۔" وہ ابھی شوخ لہجے میں بول ہی رہا تھا۔۔۔ کے پارس تیزی سے بات کاٹتے ہوئے۔۔۔۔

"میں بتاتی ہوں۔۔۔ پانچواں میں ثانیہ کی نند کے بیٹے سے چلا لیتی ہوں۔۔۔ ٹھیک ہے" وہ دانت کچکچاتے ہوئے غرا کر بولی۔۔۔۔

ہاں بالکل۔۔۔۔۔ ہو گئے پانچ۔۔۔۔ پھر تو کرو گی ناں مجھ سے شادی ""
؟؟۔۔۔""اس نے شوخی بھری نظروں سے اس کے وجود کو تکتے ہوئے
استفسار کیا۔۔۔۔

کچھ زیادہ ہی اوور اسمارٹ نہیں ہو تم ؟؟""وہ طنزیہ بولی۔۔۔۔

بس جی خدا کا شکر ہے۔۔۔ کبھی غرور نہیں کیا۔۔۔""وہ کالرز کو پکڑ کر ""
اتراتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

کرنا بھی مت۔۔۔ یہ شکل غرور کے قابل ہے بھی نہیں""وہ زبان چڑھا کر ""
بولی۔۔۔

ویسے حورین کی بھی گرل فرینڈز ہیں کیا؟؟؟۔۔۔اور اگر ہیں تو کتنی "
ہیں؟؟؟" وہ تجسس سے پوچھنے لگی۔۔۔

اس کی کوئی نہیں۔۔۔۔۔وہ تو نور کے نام کی تسبیح پڑھتے پڑھتے بڑا ہوا ہے "
۔۔۔۔وہ (ون وومین مین) ہے اس نے کہا تو پارس بڑی خوش
ہوئی۔۔۔۔نور کو یہ خبر دینے کے ل ئے تیزی سے بھاگی۔۔۔۔۔

تمہیں ہو کیا گیا تھا حورین کے سامنے؟؟؟۔۔۔کیسے بھیگی بلی بن گئی "
تھیں" پارس نور کو پکڑ کر سب کی نظروں سے بچاتے ہوئے باہر گارڈن میں
لے آئی ی تھی۔۔۔جہاں رات کے فنکشن کے لیے پورا ہال تیار ہو چکا تھا
بس پردے لگ رہے تھے۔۔۔۔۔

یار میں گھبرا گئی تھی اس کی مما کتنی خوبصورت ہیں۔۔۔۔۔۔۔مجھے تو ان کے کپڑے ان کے بال ان کی سینڈل دیکھ وہشت سی ہو رہی تھی۔۔۔۔ حالتِ غیر ہونے کے سبب میں حورین کو تو دیکھ ہی نہیں سکی" نور منہ بسور کر کہہ رہی تھی۔۔۔۔

ویسے ایک بات بتاؤں۔۔۔عالیان نے بتائی ی ہے مجھے" وہ مصالحے دار خبر سنانے والے طرز میں اس کے کان کے پاس آکر سرگوشی کرنے لگی۔۔۔۔

"وہ صرف تجھ میں انٹرسٹڈ ہے۔۔۔۔"

سچ ؟؟" اس کا کہنا تھا کہ نور مارے خوشی کے دو دو فٹ زمین سے اچھلی تھی۔۔۔۔

"میں بہت خوش ہوں آج۔۔۔۔بہت۔۔۔۔" وہ مسرت بھرے لہجے میں۔۔۔۔پارس کا ہاتھ پکڑ۔۔۔ تیز تیز گھومنے لگی۔۔۔۔

"ارے مجھے چکر آرہا ہے نور" پارس گھومتے گھومتے کہنے لگی۔۔۔۔

اس کی حالت پر ترس کھا کر نور نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا اور خود دونوں باہیں پھیلا کر مور کی طرح جھوم رہی تھی۔۔۔۔

"نور۔۔۔۔نور" اچانک پارس دبی دبی آواز میں اسے پکارنے لگی۔۔۔ مگر وہ اپنی خوشی میں اس قدر مست تھی کہ اس نے دیہان ہی نہ دیا۔۔۔۔

نور۔۔۔ حورین ""پارس اسے دبی دبی آواز میں اطلاع دینا چاہ رہی تھی کے حورین وہیں کھڑا۔۔۔۔ اسے ہی دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

ہاں ہاں حورین۔۔۔۔۔ اس بار جب سامنے آئے گا نا تو اس سے بغیر ڈرے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کہوں گی"وہ حورین کی آمد سے بے خبر ہو کر پارس سے آنکھیں بند کر کے کہنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔ حورین اس کے قریب ہی کھڑا ہو کر۔۔۔۔ اسے آنکھیں بند کر کے گھومتا ہوا دیکھ مسکرانے لگا۔۔۔۔

نور حورین تمھارے پاس ہی کھڑا ہے"پارس دونوں آنکھیں میچے تیزی سے بولی۔۔۔۔

پارس کے الفاظ کانوں کی سماعت سے ٹکراتے ہی۔۔۔۔ فورا نور نے آنکھ کھولی۔۔۔۔

واقعی حورین سامنے کھڑا تھا دونوں ہاتھ فولٹ کیے۔۔۔۔

اپنے وجود کو تکتا ہوا دیکھ وہ ایک لمحے کے لیے تو بوکھلا سی گی۔۔۔۔ گھومنے کی وجہ سے چکر آرہے تھے۔۔۔۔

پارس نور کو اکیلا چھوڑ کر بھاگ گئی تھی۔۔۔۔

کچھ کہہ رہی تھیں آپ؟؟؟" وہ بالکل روبرو آکر آنکھوں میں جھانکتے " ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

نور بت بن کر کھڑی ہو گ ئی ی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں کی تپش سے اپنے پورے وجود کو پگھلتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔زبان تو دور کی بات یہاں تو سانسیں بھی تھمنے لگی تھیں۔۔۔۔۔۔

بولیں خاموش کیوں ہو گئیں ؟؟؟۔۔۔کچھ کہنے والی تھیں آپ۔۔۔۔۔" بلا خوف ہو کر مجھ سے۔۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر"حورین مزید نزدیکی بڑھاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

بولیں"وہ اصرار کر رہا تھا۔۔۔۔"

و۔۔۔۔وہ۔۔۔م۔۔۔میں۔۔۔میں۔۔میں۔۔۔"بولنا تو بہت کچھ چاہتی" تھی مگر زبان سے۔۔۔(میں میں) کے علاوہ اور کچھ ادا نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ ایک قدم اور نزدیک ہوا۔۔۔ تو اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔۔۔

نور چاچا جان۔۔۔۔ راحیل تایا اور باقی سب آ رہے ہیں" پارس تیزی سے "
واپس بھاگتی ہوئی ہی آئی تھی اسے لینے۔۔۔

پارس کی آواز پر حورین تھوڑا سہ دور ہٹ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔

پارس نور کا ہاتھ کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لے گئی تھی۔۔۔

وہ پھر میرے سامنے آیا اور میں نے اس سے کوئی بات نہیں کی۔۔۔۔ بس "
بت بنے کھڑی رہی۔۔۔ کیا ہو گا میرا؟؟" وہ اپنے سر کو کانچ کے خالی گلاس
سے ٹکراتے ہوئے روتو سہ چہرہ بنائے بول رہی تھی۔۔۔

"نور ایک کام کرو۔۔۔ایک اچھا سا گانا سلیکٹ کرو اور اس پر رات کو فنکشن میں ڈانس کرنا۔۔۔ گانا ایسا ہو کے دل کی ترجمانی کر جائے۔۔۔ پھر کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔۔۔۔" پارس کا آئیڈیا اسے بہت اچھا لگا تھا۔۔۔

شاہنزیب ماہنور دونوں کاموں اور مہمانداری میں اس قدر الجھے ہوئے تھے کہ چاہتے ہوئے بھی زوہیب سے بات نہ کر سکے۔۔۔۔

"بھائی جان۔۔۔ ثناء آگئی ہے۔۔۔ آج تو بات کر ہی لیجئے گا" دانیال کے ایک طرف پارس اور دوسری طرف نور کھڑے ہو کر اسے ثناء کے نام پر چھیڑ رہے تھے۔۔۔

ثناء ریشم کی بیٹی تھی جو دانیال سے عمر میں کافی چھوٹی تھی۔۔۔

عمر کا فرق ہونے کے باوجود دانیال دل ہی دل ثناء کو پسند کرتا تھا۔۔۔

"بھائی جان میں صرف آپ کی خاطر ثناء کو ٹریس پر لے آؤں گی
۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ آپ آرام سے بات کر لیجئے گا" نور نے آہستگی سے
کہا۔۔۔

"اور اگر کوئی آگیا تو۔۔۔ نہیں نہیں" وہ فوراً ہی ڈر کر بولے۔۔۔۔

"افففف۔۔۔۔ میں پہرا دے کر کھڑی ہو جاؤں گی
۔۔۔بس۔۔۔" پارس ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اطمینان بخش
انداز میں بولی۔۔۔

"یار۔۔۔پر۔۔۔۔اگر اسے اچھا نہیں لگا تو۔۔۔۔۔یا وہ برا مان گ ئ ی تو۔۔۔۔۔" دانیال گھبرا کر بولا۔۔۔

"افففف۔۔۔۔۔اللہ۔۔۔۔۔آپ اگر ایسے ہی ڈرتے رہے تو دیکھ لیجئے گا ایک دن ثناء کی شادی ہو جائے گی اور اس کے بچے ماموں ماموں کہہ کر پکاریں گے آپ کو" نور نے جھنجھلاتے ہوئے ان کی ہمت بڑھائی تھی۔۔۔۔

"یار گھبرائیں نہیں۔۔۔۔ہمت کریں۔۔۔۔۔۔۔آپ شادی کیلئے پرپوز کر رہے ہیں اسے۔۔۔۔۔کوئی غلط کام تھوڑی کر رہے" پارس حوصلہ بڑھانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

اچھا چلیں۔۔۔۔وہ یہیں آ رہی ہے آپ کی طرف۔۔۔۔ہم چلتے" ہیں۔۔۔۔ذرا گرم جوشی سے ہاتھ ملایئے گا مسکرا مسکرا کر" وہ دونوں اسے نصیحت کر کے چلی گئیں تھیں۔۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم" اس نے آ کر سلام کیا اور ہاتھ مسکرا کر دانیال کے آگے" بڑھایا۔۔۔۔نور پارس دور سے اشارہ کرنے لگیں کہ ہاتھ مسکرا مسکرا کر ملائیں۔۔۔۔۔

وَعَلَیکُم السَّلَام" اس نے ہاتھ ملانے کے لئے آگے بڑھایا ہی تھا کہ پیچھے سے" کسی نے ثناء کو آواز دی اور وہ بغیر ہاتھ ملائے ہی چلی گئی۔۔۔۔۔

نور نے یہ دیکھ زور سے اپنا ہاتھ سر پر دے مارا تھا۔۔۔۔"یہ دادی جان کو بھی ابھی بولانا تھا ثناء کو" نور منہ ہی منہ بڑبڑا رہی تھی۔۔۔

بیچارے دانیال بھائی ی'' پارس افسردگی سے گویا ہوئی ی۔۔۔جب کہ '' دانیال بیچارہ دیکھتا سہ ہی رہ گیا تھا۔۔۔۔

😊جاری_ہے#

ناول : مرضِ عشق کی دواء تم ہو❤HK#

سیزن2

رائیٹر : حسنِ کنول

قسط نمبر : 6

شاہزیب تقریب شروع ہونے سے پہلے کمرے میں آیا تو زوہیب کو بیڈ پر بیٹھا ہوا پایا وہ کافی اداس لگ رہا تھا دل میں آیا کہ بات کرے مگر پھر خود ہی اپنے قدم روک لیے اور لب بھینچ کر سوچتے ہوئے واپس پلٹ گیا کہ "اسے اکیلے ہی رہنے دو تو بہتر ہے"

وہ پلٹ کر کمرے کی جانب آگیا کمرے میں پہنچتے ہی تیار ہوتی ماہنور پر نظر پڑی جو گلے میں ہار کا سیٹ پہننے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس سے ہک نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

"لاؤ میں لگا دوں"

وہ اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا اور ہک لگانے لگا ماہ نور کو اس کا عکس آئینے میں نظر آرہا تھا وہ کافی اداس لگ رہا تھا وہ ہک لگا کر جانے لگا تو ماہ نور مے ہاتھ پکڑ لیا۔

کیا ہوا شاہ؟" وہ پوچھنے لگی "

کچھ نہیں" اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور بیڈ کی جانب بڑھ گیا "

کپڑے نکالے ہوئے ہیں تمہارے جا کر تیار ہو جاؤ" وہ جانتی تھی کہ وہ" زوہیب کو لے کر کافی پریشان ہے مگر کیا کیا جا سکتا تھا؟؟؟ وہ زوہیب کا اپنا فیصلہ تھا۔۔۔۔ شاہ زہب بے دلی سے کپڑے اُٹھا کر واش روم کی طرف بڑھ گیا جب وہ تیار ہو کر آیا تو ماہ نور اسے سر تا پیر دیکھنے لگی وہ سفید رنگ کے

کرتے شلوار میں تھا اور اس پر گہرے نیلے رنگ کی واسکٹ پہنے ہوئے تھا۔۔۔وہ اس قدر حسین لگ رہا تھا کہ ماہ نور سب بھلا کر اس کو پیار بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔

"پپا۔۔۔زبردست یار چھا گئے آپ تو۔۔۔ بلکل کسی نوجوان لڑکے کی طرح ہینڈسم لگ رہے ہیں۔۔۔افففففففف". نور اپنی والدہ کی روایت قائم رکھتے ہوئے بنا دروازہ کھٹکھٹائے کمرے میں بے دھڑک داخل ہوئی تھی اور آتے ہی اپنے بابا کی شان میں قصیدے پڑھنے لگی تھی۔۔

شاہزیب اور ماہ نور اسے دیکھ رہے تھے وہ نارنجی رنگ کے نہایت ہی مہنگی فراک میں ملبوس بلکل کسی شہزادی کی مانند لگ رہی تھی اور ویسے بھی وہ شہزادی ہی تو تھی کسی پرانی ریاست کی شہزادی کی مانند جو بنا تاج کے بھی قابل ستائش تھی۔۔۔۔ سر پر ڈوپٹہ نزاکت کے ساتھ سجائے وہ بیوٹیشن کے کیے گئے میک اپ میں دلہن کی طرح سج دھج کر کھڑی تھی ایک تو پہلے

ہی وہ اتنی حسین تھی اور اب آدھی دلہن کی طرح دکھتے ہوئے وہ قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔۔

ماشاءاللہ" ماہ نور نے اسے دیکھتے ہی نظر اتاری اور اپنی آنکھوں کا کاجل اس" کی گردن پر لگایا۔۔

پاپا آپ کچھ نہیں بولیں گے ؟؟" وہ شاہزیب کو پرامید نگاہوں کو دیکھ کر" تعریف سننے کے لیے بے چین ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ۔۔۔۔۔ بلکل اپنے نام کی طرح" وہ اس لے" سر پر ہاتھ رکھ کر بول رہا تھا

نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ الفاظ تو آپ ہر بار بولتے ہیں۔۔۔ کہیں کہ میں ماما" "کی طرح لگ رہی ہوں بلکل ان کی پر چھائ۔۔

یہ سن کر ماہ نور کی آنکھیں جھلملا گئ وہ واقعی آج دلکشی کے عروج پر تھی۔۔۔۔ بلکل ماہ نور کی طرح۔۔

ہاں۔۔۔۔ بلکل ماہ نور کی طرح۔۔۔ بلکل اپنی ماما کی پر چھائ"

۔۔۔۔۔۔خوبصورت پر نور پر چھائی۔"اس نے کہا

آنکھوں میں شفقت اور پیار لیے وہ کھل اٹھی

اللہ پاک تمہیں ہمیشہ خوش رکھے میری نور ! وہ جزبات میں مہو اپنی"

شہزادی کو دعائیں دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔ڈیڈ"افتخار صاحب کے کمرے میں شہزاد داخل ہوا تھا۔۔۔۔"

آپ مجھ سے ناراض ہیں ؟؟؟"وہ قدموں میں بیٹھ کر استفسار کرنے لگا۔۔"

نہیں بیٹا۔۔۔ہم کیوں ناراض ہونگے آپ سے۔۔۔۔ بھلا ہم کون ہوتے "

ہیں آپ کے بچوں کی زندگی کا فیصلہ کرنے والے۔۔۔آپ نے اچھا کیا جو

وقت پر مجھے روک دیا ورنہ شاید دادا ہونے کی حیثیت سے رشتہ پکا کر ہی دیتا

بغیر یہ جانے کہ پارس کا باپ کیا چاہتا ہے ؟؟؟"افتخار صاحب کو دکھ پہنچا تھا

شہزاد کی بات پر اور اب وہ اپنی ناراضگی کا اظہار کر رہے تھے۔۔۔۔۔

نہیں ڈیڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔پارس آپکی پوتی ہے آپ جو چاہیں اس کے بارے" میں فیصلہ کر سکتے ہیں۔۔۔۔آپ ناراض ناں ہوں مجھ سے پلیز زززز۔۔۔۔"وہ التجائی لہجے میں بڑے ادب سے کہہ رہا تھا

دیکھو۔۔۔۔میں پارس کا دادا ہوں اور تم باپ۔۔۔ہم دونوں ہی چاہتے" ہیں کہ وہ خوش رہے۔۔۔۔عالیان بہت ہی اچھا لڑکا ہے اور پھر وہ ہماری اپنی اسماء کا بیٹا ہے۔۔۔۔۔۔۔ہمارے ہی خاندان کا ہے ہر طرح سے دیکھا بھالا ہے۔۔۔اپنوں میں جائے گی تو دل کو سکون رہے گا ورنہ باہر فرمان جیسے بہت بیٹھے ہیں۔۔۔۔شازیہ کا حال دیکھا ہے ناں تم نے اور رومیسہ کا؟؟؟اس کا تو دیکھ بھال کر دیا تھا مگر کیا ہوا جان لینے تک اتر آئے وہ لوگ۔۔۔عزت کی خاطر۔۔۔اپنوں میں جائے گی تو دل کو تسلی ہو گی کم از کم وہ خوش تو ہو گی پھر چاہے وہ دور بس اپنے گھر میں ہنسی خوشی رہے گی۔۔۔۔بس یہی سوچ رہا تھا میں تو"انہوں نے جو بات کہی وہ شہزاد کے دل میں اتر گئی

ٹھیک ہے ڈیڈ۔۔۔۔تو پھر آج ہی منگنی کر دیتے ہیں اور کل نکاح اور پھر دو " ہفتوں بعد رخصتی کر دیں گے "شہزاد نے کہا تو شہزاد کی بات سن کر افتخار صاحب خوش ہو گئے اور اٹھ کر دونوں باہوں سے پکڑ کر شہزاد کو گلے لگا لیا۔۔۔

🌹🌹🌹🌹🌹🌹

ارے دلہے صاحب آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئے ؟؟؟"جنید کمرے میں " داخل ہوتے ہی بولا تھا۔۔

وہ بس جا ہی رہا تھا" جنید کو دیکھ وہ اٹھا۔۔۔۔"

بہت بہت مبارک ہو"اس کے کھڑے ہوتے ہی جنید گرمجوشی سے بغل " گیر ہوا تھا۔۔۔

اچھا ہی ہوا جو تم نے ابھی کپڑے نہیں بدلے میں سب کے لیے ایک جیسے " کپڑے لایا تھا تم دیکھ لو تمہیں کونسا رنگ پسند ہے ؟؟؟۔۔۔۔پھر وہ لے لو"جنید نے کرتے دکھاتے ہوئے کہا

"یہ دیکھو زوہیب یہ سیاہ کرتا تم پر بہت پیارا لگے گا" اس نے ایک کرتا نکال کر دکھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

"ہاں بہت پیارا ہے۔۔۔۔ یہ دے دیں" اس نے فوراََ کہا تھا۔"

بھابھی نہیں آئیں" اس نے استفسار کیا تھا۔۔۔ "وہ نیچے میں"

دونوں۔۔۔۔۔۔۔۔" جمشید بولا تھا۔۔۔ "اچھا تم تیار ہو جاؤ میں تب تک

باقی سب کو بھی دے آتا ہوں" _ جنید نے کہتے ہی کپڑے اٹھائے اور باہر کی

جانب بڑھ گیا اس کے پیچھے پیچھے ہی جمشید بھی نکل گیا۔۔۔۔

"یا میرے خدا ہمت دے مجھے۔۔۔۔ میں کیوں نہیں بھول پاتا اسے آخر

کیوں؟؟؟۔۔۔۔ اتنی کوشش کر کے دل کو منایا تھا کہ رمشاء ہی ہم سفر ہے

میری۔۔۔۔ میری ساری محبت پر صرف اس کا حق ہے۔۔۔۔۔۔۔ لیکن گڑیا

کے سامنے آتے ہی دل پھر سے رمشاء سے دور بھاگنے لگتا ہے۔۔۔ پتا نہیں

کیوں؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میری قسمت بار بار اسے میرے سامنے لے

آتی ہے میں جتنا اپنے دل کی پکار سے فرار چاہتا ہوں میرے حالات اتنا ہی

اسے مجھ پر قابو پانے دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ مدد میرے مولا" وہ دعا گو تھا اپنے رب سے جو سب کے دل کی پکار سنتا ہے وہ تو کن فیکون ہے وہ تو بندے کی ہلکی سی آہ بھی سنتا ہے اس کی رحمت تمہارے ایک آنسو سے جوش مارنے لگتی ہے۔۔۔۔

زوہیب اپنی آنسوؤں سے تر آنکھوں کو رگڑتا ہوا کرتا اٹھا کے بیڈ پر ڈال کر نہانے کے لیے چلا گیا۔۔۔۔۔

نہا کر نکلا اور ٹاول سے بال سوکھانے لگا۔۔۔۔ٹاول بیڈ پر ڈالنے لگا تو یہ دیکھ کر ضبط سے تلملا اٹھا کہ اس دشمنِ جاں کا بیٹا بیڈ پر سو رہا تھا۔۔۔۔۔وہ بچہ بھی اسے گڑیا کی یاد دلاتا تھا جس سے وہ آج کل بھاگ رہا تھا۔۔۔۔۔

یار تم ابھی تک تیار نہیں ہوئے" رباب نے کمرے میں قدم رکھتے ہی اسے" دیکھ کر پوچھا۔۔۔

اس بچے کو یہاں کس نے سولایا" اس نے غصہ سے پاگل ہوتے ہوئے " پوچھا۔۔۔

رمشاء نے ان من مگر ایسے غصہ کیوں ہو رہے ہو وہ نیچے شور بہت ہو رہا تھا"
تو رمشاء یہاں سلا گئی" رمشاء کا کہنا گناہ ہوا تھا

آخر وہ ہوتی کون ہے کسی بھی بچے کو ایسے یہاں سلانے والی۔۔۔۔۔اگر"
"اس نے بیڈ خراب کر دیا تو؟؟؟

وہ غصہ سے اتنا اونچی اونچی بول رہا تھا کہ رباب ہکا بکا رہ گئی۔۔۔

کیا ہوا ہے زوہیب اتنا غصہ کیوں کر رہے ہو؟؟؟؟" رباب پریشان بھی "
تھی اور اسکے بلاوجہ کے غصے پر حیران بھی۔۔۔۔۔۔۔وہ زوہیب کو تب سے
جانتی تھی جب سے وہ پیدا ہوا تھا وہ کسی بھی بات پر اس طرح غصہ نہیں کرتا
تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ نہایت ہی سلجھے ہوئے مزاج کا آدمی تھا پھر اسکا
اس طرح کی معمولی بات پر اس طرح کا ردعمل رباب کو الجھن میں ڈال گیا
تھا۔۔۔۔

رباب آنی۔۔۔۔اس کو اٹھائیں اور لے کر جائیں یہاں سے "مصنوعی "

نخوت سے کہتا جب وہ پلٹا تو اس دشمنِ جاں کو سامنے کھڑا پایا اس کی آنکھوں

میں موجود نمی اس بات کی ک

گواہ تھی کہ وہ اس کی زبان سے ادا ہوئے فقرے کو سن چکی

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بنا کسی رد عمل کے گڑیا نے آگے بڑھ کر بچے کو اٹھایا اور کمرے سے باہر نکل

گئی۔۔۔۔

رباب کے صحیح معنوں میں طوطے اڑے تھے اس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ

کس طرح کے جذبات کا اظہار کرے۔۔۔۔

مگر زوہیب تو مانو جیسے گڑیا کے جاتے وقت ڈالی جانے والی ایک شکوہ کناں

نظر سے چھپ رہا تھا۔۔۔۔وہ گئی تو رباب بپھر پڑی

"یہ کیا کیا تم نے ؟؟؟؟ دیکھو رلا دیا ناں اسے ۔۔۔۔۔، کوئی ایسا بھی کرتا ہے کیا بچہ ہی تو سلایا تھا بیڈ پر اور تم ایسے ری ایکشن کر رہے تھے جیسے الرجک پاؤڈر ڈال دیا گیا ہو ۔۔۔۔۔۔ کوئی ایسی بے وقوفی دکھاتا ہے بھلا ۔۔۔ نہیں کرنی شادی تو صاف منع کر دو کیوں خود کو بھی اور اس کو بھی اذیت میں ڈالا ہوا ہے"

یہ کہ کر رباب پیر پٹکتی باہر چلے گئی اور پیچھے اس نے اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا اور اپنے بالوں کو جھنجھوڑنے لگا ۔۔۔۔

🌹🌹🌹🌹🌹🌹

"ماما ۔۔۔ میں آج آپ سے ایک چیز مانگوں تو منع تو نہیں کریں گی ناں ؟؟؟" نور نے لچک دار انداز میں پوچھا

" پہلے دیکھنا پڑے گا تم کیا مانگتی ہو ویسے بھی تمہاری فرمائشیں بڑی الٹی الٹی ہوتی ہیں" ماہ نور نے جواب دیا ۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔جو کچھ مرضی مانگو اگر الٹا سیدھا بھی ہوئی تب بھی میں پوری" کرنے کی کوشش کروں گا"شاہ زیب نے ماہ نور کی بات کاٹتے ہوئے بڑے پیار سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

الٹا سیدھا نہیں مانگ رہی میں۔۔۔میں تو بس یہ پازیبیں مانگ رہی ہوں یہ" مجھے دے دیں"نور نے معصومیت کے ریکارڈ توڑتے ہوئے ایسا پھولا ہوا چہرہ بنا کر کہا کہ شاہ زیب اور ماہ نور دونوں کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔۔۔

ہنسی کو بریک تو تب لگی جب دونوں کو ہنسا دیکھ نور خفگی سے منہ بنا گئی

۔۔۔۔۔۔

ادھر آؤ۔۔۔۔۔۔۔بیٹھو"ماہ نور نے اسکا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا تھا۔۔۔۔"

میں نیچے مہمانوں کو دیکھتا ہوں"یہ کہ کر شاہ زیب چلا گیا "

یہ پازیب کوئی معمولی پازیب نہیں نور۔۔۔۔۔۔یہ میری ماں مے مجھے دی" تھی"اس نے اپنے سیدھے پاؤں سے پازیب اتار کر اس کے پاؤں میں پہناتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

"یہ نانی کی ہے۔۔۔۔" وہ خوشی سے سرشار ہو کر بولی

"اور صرف یہی نہیں۔۔۔۔یہ پہن کر میں شاہزیہ آپا کی شادی پر گھومی تھی اور تب تمہارے بابا میرے دیوانے ہو گئے تھے" اس نے ہک لگاتے ہوئے کہا تھا

کیا واقعی ؟؟؟". نور نے حیرانی سے پوچھا تھا"

"ہاں۔۔۔اور ایک وقت ایسا آیا تھا ہماری زندگی میں جب میری شادی کسی اور سے ہونے لگی تھی تمہارے بابا مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے تب میں دلبر داشتہ ہو کر یہ پازیب ان کی گاڑی میں پازیب بھول آئی تھی۔۔۔جب وہ اسے واپس کرنے آئے تو تب انہیں پتا چلا کہ وہ لڑکا جس سے میری شادی ہونے والی تھی وہ لڑکا گھر چھوڑ کر چلا گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔انہوں نے جذبات میں آ کر مجھ سے شادی کر لی۔۔۔"

یہ کہ کر ماہ نور نے اپنے دوسرے پاؤں سے پازیب اتاری اور اسکے دوسرے پاؤں میں پہنانے لگی اور چند جملوں میں اپنی محبت کی داستاں بیان کردی۔۔۔۔

اس کا مطلب یہ پازیب تو بہت خاص ہے" یہ کہتے ہوئے نور خوشی سے " پازیب کو چھو کر دیکھنے لگی۔۔۔۔ بنانے والے کی نفاست اور اعلٰی ذوق کی زندہ مثال تھی وہ پازیب بہت ہی خوبصورتی سے موتیوں کو جڑا گیا تھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔اور آج سے یہ تمہاری۔۔۔۔ تمہیں پتا ہے جب یہ میرے " پاؤں میں ہوتی تھی ناں تو مجھے ایسے لگتا تھا جیسے میری ماں میرے ساتھ ہیں ان سے انکا لمس محسوس ہوتا تھا مجھے۔۔۔۔۔ مجھے ایسا لگتا تھا کہ ان کی دعائیں ہمہ وقت میرے ساتھ ہیں" اس نے دوسری پازیب کی ہک لگا کر نور کی پیشانی چومتے ہوئے کہا تھا اور ماضی کے دھندلکوں کے بہت سی یادیں ذہن میں ابھری تھیں جب اسی طرح ماہ نور کے پاؤں میں اس کی والدہ پازیب پہنا

رہی تھیں مگر فرق صرف اتنا تھا کہ تب ماہ نور کی عمر نور سے بہت کم تھی۔۔۔۔

اچھی لگ رہی ہے ناں میرے پاؤں میں۔۔۔؟"اس نے بیڈ سے اتر کر " دو قدم چلنے کے بعد پلٹ کر والدہ کی طرف دیکھا۔۔۔

اس کے پاؤں دودھ کی طرح سفید تھے اسکے حسین پاؤں میں جاتے ہی وہ پازیب حد سے زیادہ دلکش محسوس ہورہ تھی وہ ایسے دکھائی دے رہی تھی جیسے صرف اور صرف بنانے والے نے نور کے خوبصورت پیروں کے لیے بنائی ہو۔۔۔۔۔

ماہ نور جو ماضی کی وادیوں میں ہواؤں کے سنگ سفر پر تھی نور کی آواز پر واپس دنیا میں پلٹی اور بے ساختہ نور کے قدموں پر نظر پڑتے ہی منہ سے "ماشاءاللہ" نکلا تھا"اس پازیب نے تمہارے حسن کو دوبالا کر دیا ہے ایسا لگتا ہے جیسے تمہارے پاؤں اور یہ پازیب ایک دوسرے کے لیے ہی بنے ہیں" محبت سے چور لہجے میں بولتی ماہ نور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

میں ابھی پارس کو دکھا کر آتی ہوں۔۔۔۔"خوشی سے جھومتی وہ پارس کے "کمرے کی طرف بھاگ گئی پورا گھر اس کی پائل کی چھن چھن سے گونج اٹھا"

تو تم یہاں ہو مجھے پتا تھا تم یہاں ہی ہو گے وہ بھی کچھ دیر اکیلے رہنے کے لیے". وہ اس کے قریب آکر کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔

آج چاند پورا آسمان پر نکلا ہوا ہر طرف چاندنی پھیلا رہا تھا اور ہوا تیز چل رہی پتوں اور درختوں سے مستیاں کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔بھیگی بھیگی چاندنی نے اسے اپنے حصار میں جکڑ لیا۔۔۔۔ہوا کا ہر جھونکا اس کے گالوں کو چھو کر گزر رہا تھا۔۔۔۔ستاروں بھرا آسمان کتنا شفاف اور روشن

تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس سارے نظارے سے عاجز ہوئے شاہ زیب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔جو خود کسی چاند سا روپ لیے آسمان کے چاند کو دیکھنے میں محو تھا۔۔۔۔

وہ سفید کپڑے ہونے کے باوجود بھی فرش پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ بھی تھک کر بیٹھ گئی۔۔

کیا ہوا ہے ۔۔۔۔اپنی مانو کو نہیں بتاؤ گے "وہ بڑے پیار سے اس کے "
کندھے کے ساتھ کندھا ٹکڑا کر بولنے لگی ۔۔۔

کچھ نہیں شاید نور کی شادی ہے اس لیے دل بہت اداس ہے "وہ افسردہ "
لہجے میں اس کی طرف دیکھ کر بولا ۔۔۔۔

اووو ۔۔۔۔میرا بچہ ۔۔۔۔اتنا افسردہ ۔۔۔۔"یہ کہ کر بڑے پیار "
سے اس کے گلے لگ گئ

تم جھوٹ نہیں بول سکتے تو کوشش کیوں کر رہے ہو وہ بھی "
میرے ۔۔۔ماہ نور کے سامنے ۔۔""زوہیب کی وجیہ سے پریشان ہو
ناں ۔۔؟"وہ گلے سے ہٹ کر اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھنے
لگی ۔۔۔

ہاں ۔۔۔۔نور کو خوش دیکھتا ہوں تو مجھے شدت سے زوہیب کا احساس "
ہوتا ہے ۔۔۔میرا بیٹا کتنا اداس ہے ۔۔۔اس کا چہرہ کتنا مرجھایا ہوا
ہے ۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ ایسا کیا کروں کہ اس کی خوشی واپس لا

سکوں۔۔۔اس کے چہرے پر پہلے والا سکون دیکھ سکوں۔۔۔اس کے چہرے کی مسکراہٹ واپس لا سکوں۔۔۔۔۔ایک تو ضد میں ماسٹرز کیا ہے اس نے۔۔۔ کتنا کہا کہ بتا دو کون ہے وہ لڑکی۔۔۔ مگر مجال ہے جو اس لڑکے کے منہ سے ایک لفظ بھی پھوٹا ہو۔۔ ہر بار بس ایک ہی بات رٹتا رہتا ہے کہ آپکا ارمان تھا اس لیے اسے میرے لیے مانگا اور بڑی دادو جو اسے میری دولہن کے روپ میں دیکھنا چاہتی ہیں۔۔۔اس طرح خوش رکھے گا اسے اگر یہی حال رہا تو ناں خود خوش رہ پائے گا اور ناں ہی رمشاء کو رکھ پائے گا۔۔۔۔۔۔بے وقوف۔۔۔۔ہے ناں بلکل میری ہی اولاد؟؟ جب تک غلطی نہیں کرے گا تب تک سیکھے گا نہیں" وہ غصہ میں بڑبڑا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ زوہیب کے غم میں برابر کا شریک ہے۔۔

ہر باپ اس لیے پریشان ہوتا ہے کہ اسکا بیٹا اسکی نہیں سنتا مگر۔۔۔میری " کہانی ہی الٹی ہے۔۔۔۔۔میں اس لیے پریشان ہوں کہ میرا بیٹا وہ کر رہا ہے جو میں چاہتا ہوں پھر بھی میں پریشان ہوں۔۔۔میں تو شروع سے ہی اپنی خوشی کے بارے میں سوچتا ہوا بڑا ہوا ہوں۔۔۔کبھی کسی کی پرواہ نہیں کہ مگر میرا بیٹا پتا نہیں کس پر چلا گیا ہے۔۔۔۔اتنا سیدھا اور نیک پرہیزگار ہر کسی کا کہنا ماننے والا ہر کسی پر جان نثار کرنے والا۔۔۔۔۔۔۔یہاں تک کہ دادو جن کو میں نے زندگی بھر تنگ کیا وہ انہی کو خوشی دینے کے لیے اپنی محبت قربان کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔وہ بھی بغیر اف کیے "اس نے کہا تو ماہ نور اسکا چہرہ دیکھنے لگی کتنا غلط سوچتا تھا ناں وہ اپنے بارے میں۔۔۔۔۔

شاہ وہ تمہارا بیٹا ہے تم پر ہی گیا ہے۔۔۔۔یاد کرو کیا وہ تم نہیں تھے جو آپی " شاہزیہ کی خاطر بھوکے پیاسے رہے تھے ناں تاکہ تمہیں جانے دیا جائے۔۔۔۔۔۔۔پھر آپا کی خاطر تم نے پورا ایک سال اپنی زندگی کا انہیں

دے دیا۔۔۔ان کی خاطر تم نے فرحان جیسے جاہل آدمی سے دشمنی مول لی۔۔۔وہ تم ہی تھے ناں جس نے بچپن سے مجھے چاہا مگر پھر صرف اتنا سنتے ہی کہ میں کسی اور کو چاہتی ہوں راحیل کے لیے راستہ بنانے لگے بغیر کسی انجام کی پرواہ کیے۔۔۔۔وہ تم ہی تھے شاہ جس نے اس ڈر سے کبھی سعدیہ سے منگنی نہیں توڑی کہ معاشرہ اسے برا کہے گا اس کے خلاف باتیں بنائے گا۔۔۔زوہیب تم پر ہی گیا ہے۔۔۔۔اڑ جانے والا بغیر انجام کی پرواہ کیے۔۔۔"اس نے بڑے پیار سے اس کا چہرہ بڑے پیار سے ہاتھوں میں لے کر اسے سمجھا دیا تھا۔۔۔

کاش میں زوہیب کے لیے کچھ کر پاتا۔۔۔"وہ اتنا سب کچھ سننے کے بعد بھی یہ کہہ رہا تھا۔۔۔

"دعا کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ارے ہاں ایک بات تو میں تمہیں بتانا بھول ہی گئی۔۔۔زوہیب نے آج تک رمشاء کو دیکھا ہی نہیں۔۔۔اور وہ

کہ رہا تھا کہ اگر وہ لڑکی اسے پسند آ گئی تو وہ آج اس کے لیے تمہارے والا گانا گائے "ماہ نور نے اچانک یاد آنے پر اس سے کہا۔۔۔

کیا اس نے آج تک رمشاء کو نہیں دیکھا مگر ایسا کیسے ہو سکتا ہے "وہ الجھ کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

" مگر ایسا ہوا ہے۔۔۔۔۔دعا کرو اسے اُس لڑکی سے بھی زیادہ رمشاء پسند آ جائے۔۔۔اب تو دعا ہی کر سکتے ہیں "وہ کھڑے ہوتے ہوئے اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

" یا میرے اللہ۔۔۔۔۔تمہارا بیٹا بھی تم پر گیا ہے آج تک رمشاء کو دیکھا ہی نہیں زبردست۔۔۔۔"اس نے تنقیدی نظروں سے ماہ نور کی طرف دیکھتے ہوئے جھنجھلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ہر بات میں مجھے ہی بلیم کرنا۔۔۔۔ چلواب نیچے چلو" اس کے کہنے پر وہ "
سر جھٹک کر اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔۔۔۔۔

ناول : مرضِ عشق کی دواء تم ہو HK#

سیزن 2

رائیٹر : حسنِ کنول

قسط نمبر : 7

چلو فنکشن شروع کرو" کامران بچوں سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔"

بڑی دادو کہاں ہیں"... زوہیب بولا۔۔۔"

انہوں نے کہا ہے کہ وہ بیٹھے بیٹھے تھک جائیں گی اس لیے جب مکمل "
منگنی کا فکشن شروع ہو تب آ کر بلا لینا"۔۔۔۔۔۔۔رومیسا اس کے کندھے پر
ہاتھ رکھ کر بتا رہی تھیں۔۔۔۔

"ارے فنکشن گارڈن میں اس لیے ہی رکھا ہے کہ دادو یہاں بیٹھ کر فنکشن انجوائے کریں آپ سب فنکشن شروع کریں میں انہیں لے کر آتا ہوں" یہ کہ کر وہ دادو کو لینے چلا گیا تھا۔۔۔

"بڑی دادو آپ کے زوہیب نے مجھے ڈانٹا اور وہ بھی بہت بری طرح سے صرف بچے کو سلایا ہی تو تھا ان کے بیڈ پر کونسا کوئی گناہ کر دیا تھا جو انہوں نے ایسے مجھے ڈانٹا"۔۔۔

وہ دروازے تک پہنچا ہی تھا کی اس کو کسی لڑکی کے رونے کی آوازیں آنے لگیں اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا اس کو ایک لڑکی دادو کے بیڈ پر بیٹھی ہوئی دادو کا ہاتھ پکڑ کر روتی ہوئی نظر آئی اسے لڑکی کا چہرہ تو نظر نہیں آرہا تھا مگر دادو اسے کہہ رہی تھی "رو مت بیٹا میرا زوہیب ایسا نہیں ہے وہ تو کبھی بلند آواز میں کسی سے بات کرتا ہی نہیں ہے" دادو اسے لیٹے لیٹے ہی سمجھا رہی تھی۔۔۔۔۔

جی نہیں۔۔۔۔۔آپ کا ذہن ہے بہت ہی برا انسان ہے صرف آپ کے "
خواہش کا سوچ کر میں نے اس رشتے کے لیے ہاں کی تھی پر وہ تو بالکل بھی
اس رشتے سے خوش نہیں ہے مجھے جب بھی دیکھتا ہے نظریں چرا لیتا ہے بات
کرنا تو دور ہمیں دیکھتا تک بھی نہیں ہم نہیں کر رہے ہیں اس سے شادی
وادی"۔۔۔۔یہ کہہ کر وہ بلک بلک کر دادو کے سینے پر سر رکھ کے رونے لگی

۔۔۔۔۔

چپ کر جا میری بچی بڑی دادو اسے چپ کروانے لگیں تھی اس کی باتیں سن
کر وہ سمجھ گیا تھا کہ جو لڑکی نیلی کرتی اور گولڈن لہنگے میں بیٹھی ہے وہ صرف
اور صرف رمشاء ہی ہو سکتی ہے۔۔۔۔

بیٹا زوہیب اندر آجاؤ".......دادو نے اسے جھانکتے ہوئے دیکھ لیا تھا اس "
...کے آنے کا سنتے ہیں وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی
وہ صرف دو یا تین قدم چل کے آگے آیا تھا۔۔۔

بیٹا کیا تم خوش نہیں ہو اس شادی سے ؟".... بڑی دادو نے استفسار کیا تو "

"وہ خاموش رہا.... "بیٹا کیا ہوا کچھ بولو......چپ کیوں ہو بولو

یہ کیا بولیں گے ان کی خاموشی بتا رہی ہیں کہ یہ مجبوری میں یہ سب کچھ کر "

رہے ہیں "اس سے پہلے کہ دادو کی بات پوری ہوتی رمشاء راتے ہوئے دادو

کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

بتادیں کہ آپ زبردستی کر رہے ہیں یہ نکاح"......اور یہ کہتے ہوئے "

جیسے ہی وہ واپس پلٹی تو زوہیب اسے دیکھ کر سرتا پیر چکرا کر رہ گیا حیرت سے

اس کی طرف دیکھنے لگ گیا۔۔۔۔اور یہ دو تین منٹ کے شاک کے زیرِ اثر

رہنے کے بعد اچانک سے نظریں اٹھا کر رمشاء کو دیکھا جیسے یقین کرنا چاہتا ہو

کہ یہ سب نظروں کا دھوکہ نہیں ہے وہ پورے آب وتاب کے ساتھ اس

کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

زوہیب کی حالت پر غور ناں کرتے ہوئے رمشاء پھر سے بولی۔۔۔"یہ

خاموشی چیخ چیخ کر کہہ رہی کہ یہ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے اگر ایسا ہے

تو آپ دادو کے سامنے اس شادی سے جواب دے دیں" وہ دو تین منٹ تو اسی شاک کی کیفیت میں کھڑا رہا۔۔۔

اور پھر اس کی طرف نے دیکھا ہے وہ تو اس کی دشمنانِ جان تھی جس کو آج تک وہ رفیق صاحب کی چھوٹی بیٹی سمجھتا رہا تھا۔۔

کیا تم رمشاء ہو؟؟؟؟" اس نے بڑی مشکل سے زبان سے یہ الفاظ ادا کیے " تھے۔۔۔

نہیں ہم رمشاء کے بھوت ہیں" وہ خفگی بھری نظروں سے اس کو دیکھتے" ہوئے جواب دے رہی تھی۔۔۔

نہیں...... تم سچ بتاؤ کیا تم ہی رمشاء عرف گڑیا ہو" وہ یہ کہتا ہوا اس کی " جانب خوشی سے دو تین قدم بڑھا تھا۔۔۔۔۔

عجیب پاگل پن والی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔" رمشاء " الجھی سے بولی تھی۔۔

اور وہ ابھی تک یقین ہی نہیں کر پا رہا تھا خوشیوں نے ایک دم سے اس کے در پر دستک دی تھی۔۔۔۔ وہ تو بچپن سے اپنے والدین کی وفات کے بعد سے لے کر اب تک رفیق صاحب کے گھر پر ہی پلی بڑی تھی ان کی بیوی اور بیٹیوں کے ساتھ۔۔۔

وہ لوگ لکھنوی تھے اس لئے ہم ہم کہہ کر بات کیا کرتے تھے۔۔۔۔

وہ ایک دم ایک قدم پیچھے ہوتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی پشت سے اپنی آنکھوں کو رگڑ کر صاف کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

سچ میں مجھے یقین ہی نہیں آرہا اپنی قسمت پر وہ تو حقیقت میں اسی کی " دشمنانِ جاں ہی تھی۔۔۔۔۔۔۔ رمشاء عرف گڑیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔۔۔" وہ سر اوپر کر کہ اللہ کا شکر ادا کر رہا تھا جس نے اس "کی زندگی کی تمام آزمائشوں کو ایک سیکنڈ میں ختم کر دیا تھا۔۔۔۔۔

اس کا مرجھایا ہوا چہرہ کھل اٹھا تھا اور وہ ابھی بھی الجھی ہوئی نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

زوہیب تم ٹھیک تو ہو........ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے......."بڑی "
دادو کن انکھیوں سے اسے دیکھ رہی تھیں
جی دادو میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔۔اب تو بے انتہا خوش"
ہوں۔۔۔۔۔۔۔مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔۔اب مجھے یقین آگیا ہے کہ آپ کی
بہو بہت خوبصورت ہے اور یقینا اس کو صرف اور صرف میرے لیے ہی بنایا
گیا ہے" وہ خوشی سے سرشار ہوتے ہوئے بولا تھا
بڑی دادو پہلے تو یہ آپ کے پڑپوتے صرف بدتمیز تھے لیکن ابھی تو یہ پاگل"
بھی ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔۔ہمیں نہیں کرنی ہے شادی۔۔۔۔۔۔ہم جا رہے ہیں
...جواب دینے۔۔۔۔" یہ کہہ کر وہ چلی گئی تھی
بڑی دادو ایک منٹ میں آتا ہوں اسے منا کر" وہ یہ کہتے ہی اس کے پیچھے "
باہر کی جانب لپک گیا۔۔۔۔
"ایک منٹ پہلے میری بات تو سن لو "

"بولو"

مجھے نہیں پتا تھا کہ تم رمشاء ہو۔۔۔۔میں تو تمہیں رفیق صاحب کی چھوٹی" بیٹی سمجھتا تھا۔۔۔۔اور اوپر سے سب تمہیں گڑیا گڑیا کہتے تھے اس لئے "مجھے پتا ہی نہیں تھا کہ رمشاء تم ہو۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی "تمہاری نظر میں رمشاء کون تھی........؟"اس نے کہا

پتہ نہیں........میں نے آج تک کبھی اس کو دیکھنے کی کوشش نہیں کی اور" ناں ہی جاننے کی کہ رمشاء کون ہے۔۔۔"اور اس دن تم رو رو کر کے بابا.. بابا... کہ رہی تھیں.....اس وقت لگا کہ شاید تہارا نام گڑیا ہے اور تم ہی ان کی بیٹی ہو" وہ شکوہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ ڈیڈ کے سب سے اچھے دوست ہیں اور ہم بچپن سے ہی ان کو بابا بولتے" تھے"... وہ اپنی صفائی پیش کرنے لگی...

تو مجھے تھوڑی پتہ تھا۔۔۔ محبت کرتا ہوں تم سے یار۔۔۔۔۔۔ وہ بھی "
پہلی نظر سے۔۔۔ تمہیں دیکھتے ہی تم سید ھا میرے دل۔ میں اتر گئیں اور
میں مجنوں تم پہ دل ہات بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔ بس یہ نہیں جانتا تھا کہ تم رمشاء
ہوا گر یہ پتا ہوتا تو میں کبھی اتنی راتیں ہجر میں ناں گزارتا"...... وہ آج اپنے
دل کے جذباتوں کو ان کے صحیح حقدار کے سامنے بیان کر رہا تھا اس کی
داستاں کا ہر لفظ محبت کے جام سے بھرپور تھا۔۔۔

ایسا کچھ نہیں.... تم اب صرف باتیں بنا رہے ہو"...... وہ کہہ رہی "
تھی۔۔

..."نہیں میں سچ بول رہا ہوں"

اس کی آنکھوں کی سچائی اسے یقین کرنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔

مگر ہم پھر بھی تم سے ناراض ہیں" یہ کہہ کر وہ مڑ گئی تھی۔۔۔ "

زوہیب نے مسکراتے ہوئے اسے شانوں سے پکڑ کر اس کو اپنی طرف موڑتے ہوئے شعر کہنے لگا۔۔۔

♥

""""""""اتنی محبت نہ کر کے بگڑ جاؤں میں """""

"""""""" تھوڑا روٹھا بھی کر کے سدھر جائوں میں """"""""

""""""پر اتنا بھی نہیں روٹھنا۔۔۔۔۔ کہ مر جائوں میں """""""

اس نے محبت سے چور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تو وہ جھینپ گئی۔۔۔

سوری.... سوری.... "وہ کان پکڑ کر بولا اور اس کی بات سن کر رمشاء " "مسکرا گئی اور "اٹس اوکے "دہراتے ہوئے کہنے لگی کہ "کوئی بات نہیں

اوہ۔۔۔ میرا کیمرہ۔۔۔۔۔ اچھا تم چلو میں کیمرہ لے کر آتا ہوں...... " ساتھ میں بڑی دادو کو بھی باہر لاتا ہوں" وہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔

نہیں ساتھ میں چلتے ہیں"... یہ کہہ کے وہ دونوں مسکراتے ہوئے چلنے "
لگے.......

ان دونوں کو اکٹھے جاتے ہوئے دیکھ کر حورین اور عالیان حیران ہوئے
تھے، جو ابھی گھر میں داخل ہوئے تھے۔۔

ارے یہ دونوں کدھر جا رہے ہیں؟ چلو آؤ جا کر دیکھتے ہیں" حورین نے کہا "
نہیں چھوڑو.. یار کچھ ایسا ویسا نہ دیکھنے کو مل جائے" عالیان نفی میں سر "
ہلاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

ارے چل ناں۔۔۔۔ دیکھتے ہیں" ان کا تجسس تھا کہ وہ دونوں اوپر کیوں "
آئے ہیں۔۔۔

لو یہ کیمرہ پکڑو"۔۔۔۔ یہ کہتے ہوئے اس نے کیمرہ اس کے گلے میں ڈال "
دیا

... چلو" اس نے یہ کہا تو دونوں کمرے سے نکل کر باہر کی جانب چلنے لگے "

" ارے رکو دیکھو نور اور پارس "اس نے زوہیب کو ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

انہوں نے نور اور پارس کو دیکھا تھا جو چھپ کے ٹیرس میں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

" اووووو۔۔۔۔ یہاں کیا کر رہی ہیں اور وہ بھی اکیلے چلو آؤ چل کر دیکھتے ہیں کہ وہاں کیا ہو رہا ہے "وہ دبے پاؤں ان کے پیچھے آیا اور اچانک سے بولا۔۔۔

" ارے یہ کیا ہو رہا ہے"... دونوں اچھل کر واپس مڑی

" اووووو..... تو آپ ہیں شکر ہے "یہ کہتے ہوئے نور نے زوہیب پر ایک گہری سانس خارج کی اور ان کے پوچھنے پر کہ وہ دونوں یہاں پر کیا کر رہی تھیں ؟؟؟ نور نے باہر کی جانب اشارہ کیا جہاں پر دانیال کھڑا اثناء سے کچھ کہہ رہا تھا۔۔

🌹🌹🌹

میں سمجھتا تھا تم اس گھر کی سب سے چھوٹی نواسی ہو اور میں اس گھر کا سب "
سے بڑا پوتا ہوں۔۔۔۔میں چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔دانیال نہایت اٹک اٹک
کر ثناء سے اپنے دل کی بات کر رہا تھا۔۔۔

اووو۔۔۔۔تو دانیال بھائی صاحب بھی ثناء سے اپنے عشق کا اظہار کر "
رہے ہیں۔۔۔۔واہ جی۔۔۔"زوہیب نے مسکراتے ہوئے کہا
کیا دانیال ثناء سے محبت کرتے ہیں"رمشاء ابھی بھی بول رہی تھی کہ نور'
بات کاٹتے ہوئے بولی۔۔۔"ہاں....لیکن آپ پلیز فلحال چپ رہیں اگر
انہیں پتہ چل گیا کہ ہم یہاں پر ہیں تو وہ کچھ بھی کہہ نہیں پائیں گے"اس
کے بولتے ہی سب خاموشی سے بھائی کی جانب دیکھنے لگے۔۔۔

وہاں پر کیا ہو رہا ہے"حورین نے ان کو دیکھا تو عالیان کو دکھایا۔۔۔۔ "
ہاں یہ سب لوگ کیا کر رہے ہیں آجاؤ دیکھتے ہیں کیا ہو رہا ہے؟؟؟؟""
عالیان کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔۔

انہوں نے پیچھے سے اچانک ہلّا بول دیا

"آتے ہی جاسوسوں کی طرح پوچھنے لگے۔۔۔۔۔ "کیا ہو رہا ہے

ان کے اس طرح کہنے پر نور نے اپنا ماتھا پیٹ لیا مگر پھر ساتھ ہی معاملے کو

سنبھالتے ہوئے ٹیرس سے باہر کی جانب اشارہ کر کے بولی "دیکھو

"۔۔۔۔۔۔۔نور نے کہا تو عالیان باہر کی جانب دیکھنے لگا مگر حورین کی

نظریں اس کے چہرے پر جم گئیں جس سے نور جھینپ گئی۔۔۔

تماشہ باہر ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔نور کے چہرے پر نہیں۔۔۔۔اب چپ "

چاپ باہر کی جانب دیکھو۔۔۔۔۔۔" پارس نے اس کو ڈپٹتے ہوئے کہا تو

حورین اس کے کہنے پر چونکا اور باہر کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔۔

میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے بہت چھوٹی ہو اور شاید تمہیں میری بات "

"بہت بری بھی لگے لیکن میں چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔۔

دانیال نے دس پندرہ منٹ تو ایسے ہی ضائع کر دیے تھے ادھر ادھر کی باتیں

کرتے ہوئے......

آپ صحیح سے تو بتائیں کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں "ثناء آخر کار تھک کر بول "

چکی تھی "وہ....میں....."

وہ بار بار کہنے کی کوشش کر رہے تھے مگر بول نہیں پا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رہے تھے....

"کیا ہو رہا ہے..."

رباب جمشید اور جنید نے پیچھے سے آ کر چلا کر پوچھا تو نور نے اپنا ماتھا پیٹ

لیا۔۔۔

کچھ نہیں بس دانیال بھائی جان ہمیں پچھلے پندرہ بیس منٹ سے خوار کر "

رہیں ہیں......اتنی سی بات نہیں کر پا رہے"

کونسی بات "رباب نے پوچھا۔۔ "

آئی لو یو" حورین نے موقع دیکھتے ہی اپنے دل کی بات نور سے کہہ "

دی۔۔۔۔۔۔۔

او۔۔۔۔۔۔۔ ان کی آڑ میں اپنے دل کی باتیں کی جا رہی ہیں" پارس اسے زچ"

کرتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔

نور نے سنا تو وہ دوسری طرف منہ کر کے کھڑی ہو گئی۔۔۔

تم سب چپ کرو دیکھو دانیال بھائی ان سے کہنے ہی والے ہیں"۔۔۔۔ عالیان

نے کہا وہ بہت توّجی سے دانیال بھائی کا اظہار محبت سن رہا تھا۔۔۔۔

افففف او۔۔۔۔۔ بھائی جان کہہ بھی دیں اب۔۔۔۔ پاس نے چڑ کر "

کہا۔۔۔

"تو عالیان نے موقع دیکھتے ہی کہا" کیا

وہ جو حورین بھائی جان نے ابھی نور سے کہا۔۔۔۔" وہ بھی پارس تھی "

عالیان کی چالاکی کو سمجھتے ہوئے اس کی حسرت کو کچل کر آسانی سے جواب

دے گئی۔۔۔۔

بھائی جان یہ اتنا مشکل کام نہیں ہے "نور نے صبر کی انتہا ہوتے دیکھی تو" اکتا کر بولی۔۔۔

حورین اس کے کان کے پاس ہوتے ہوئے بولا "تو اسی لئے آپ مجھے نہیں ... "بول پا رہی۔۔۔۔۔اتنا آسان ہے تو آپ کہہ دیں

یہ کہہ کر حوری اس سے تھوڑا ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

بھائی جان جب تک آپ اپنا اظہارِ محبت کریں گے تب تک ہم سب " بوڑھے ہو جائیں گے۔۔" جنید جھنجھلاتے ہوئے بولا۔۔۔

بس بہت ہو گیا ہے.... میں مزید انتظار نہیں کر سکتی۔۔۔"نور یہ کہ کر " باہر کی جانب بڑھ گئ اور جاتے ہیں کہنے لگی۔۔۔

میں بتاتی ہوں آپ کو ثناء۔۔۔ کہ بھائ آپ سے کیا کہنا چاہتے۔۔۔ " دانیال بھائ آپ سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔۔ آئی لو یو۔۔۔یہی کہنا تھا ناں بھائ" وہ اپنی بات مکمل کر کے دانیال کی طرف مڑء

جب سے اس نے تمہیں رباب آپا کی شادی پر دیکھا ہے تب سے ۔۔۔ یہ اپنا"

.... دل ہار بیٹھے ہیں تم پر" یہ کہتے ہوئے زوہیب باہر آ گیا

اب تم بھی ہاں کر دو پلیز "رمشاء نے کہا۔۔"

ہاں بھئی کر دو بیچارے کا دل ٹوٹ جائے گا۔۔۔۔ "رباب نے کہا۔۔۔"

ارے کچھ تو بولو" جنید جمشید اکٹھے ہم آواز ہو کر بولے "ارے وہ نروس "

.ہو گئی ہے "حورین نے کہا

چپ ہو جاؤ تم سب ...... اسے اپنے دل کی بات خود کرنے دو" عالیان "

نے سب کو دانیال بھائی سے بات کرتے ہوئے دیکھا تو جھنجھلا کر کہا۔۔۔

مجھے زیادہ اچھا لگتا ہے اگر یہ سب کچھ آپ خود بولتے خیر میں ایک بار "

آپکی زبان سے خود اپنے لیے یہ سب سننا چاہتی ہوں "ثناء نے کہا

آئی لو یو "دانیال نے۔۔"

میں آپ کا انتظار کروں گی جلدی سے میرے گھر رشتہ بھجوا دیجئے" یہ "

کہ کر ثناء وہاں سے چلی گی

تواس کہ اظہار محبت پر وہ سب "یاہو ووو" کی آواز نکالنے لگے۔۔۔۔

سب اس کو گلے لگا کر مبارکباد دینے لگے سب سے زیادہ گرمجوشی سے زوہیب نے اسے اپنے گلے لگایا تھا۔۔۔

ثناء نے جاتے ہوئے واپس پلٹ کر دانیال کو دیکھا اور مسکرا کر آگے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

🌹🌹🌹🌹🌹

ماما۔۔۔ بابا۔۔۔ میں آج بہت خوش ہوں۔۔۔۔۔۔۔ بہت زیادہ" "خوش۔۔۔۔۔۔۔۔ آج میری خوشی کی کوئی انتہا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے ماہ نور کے گلے لگ گیا۔۔۔

کیوں ایسی کیا بات ہو گئی ہے" ماہ نور نے استفسار کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔ "

میں نے آپ کو بہت تنگ کیا ہے ناں۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے معاف کر دیں" " زوہیب شرمسار ہو کر بولا۔۔۔

نہیں تو۔۔۔ بلکل بھی تنگ نہیں کیا" شاہ زیب نے بولا۔۔۔ "

نہیں میں نے آپ کو بہت تنگ کیا ہے...... آج میں آپ لوگوں کو اس "
لڑکی سے ملواؤں گا جس کو آج سے دو سال پہلے میں نے انتقال والے گھر میں
دیکھا تھا"..... زوہیب کے کہتے ہی ماہ نور اور شاہ زیب نے حیرت سے ایک
دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ آئی ہوئی ہے دعوت پر۔۔۔۔"ماہ نور نے پوچھا۔۔۔ "

جی ہاں وہ آئی ہوئی ہے۔۔۔ میں آپ کو اس سے ملواتا ہوں۔۔۔"یہ کہتے "
ہی زوہیب باہر جانے لگا تو ماہ نور بولی۔۔۔۔۔

"بیٹا اب بہت دیر ہو چکی ہے "

نہیں امی جان کوئی دیر نہیں ہوئی پلیز میری خاطر...... ایک بار اس سے "
مل لیں۔۔۔۔۔۔ پلیز ایک بار اس سے مل لیجیئے۔۔۔۔ یقیناً آپ کو بہت
پسند آئے گی..... میری خاطر پلیز "زوہیب التجا کرتا ہوا بولا۔۔۔۔

وہ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف حیرت سے دیکھنے لگے۔۔۔

نہیں اب بہت دیر ہو چکی ہے کل نکاح تمہارا ایسا کچھ بھی نہیں ہو "

.... سکتا"....ماہ نور اسے سمجھاتے ہوئے کہنے لگی

میری خاطر پلیز ززز۔۔۔وہ بہت اچھی ہے آپکو بہت پسند آئے "

گی۔۔۔۔اگر اس سے ملنے کے بعد بھی آپ مجھے رمشاء سے شادی کرنے کا

کہتے ہیں تو میں چپ چاپ نکاح کر لوں گا بس ایک بار اس سے مل لیجیے "

زوہیب نے کہا.۔۔۔۔

آخر تمہیں ہو کیا گیا ہے..... یہ سب تمہیں مزاق لگ رہا ہے۔۔۔؟"ماہ"

نور غصے میں دبی ہوئی آواز میں بولی تھی۔۔۔۔

ماما پلیز ززز میری پوری زندگی کا سوال ہے۔۔۔"اس نے افسردہ لہجہ "

بناتے ہوئے یہ بات کہی تو شاہ زیب چپ ناں رہ سکا۔۔۔

ٹھیک ہے لے آؤ اسے۔۔۔"وہ ہار مانتے ہوئے گویا ہوئے۔۔ "

مگر اس کے بعد فیصلہ ہمارا ہو گا کہ تمہاری دلہن کون بنے گی۔۔۔۔۔ ہم" نے بار بار تم سے پوچھا تھا۔۔۔ مگر تم نہیں مانے۔۔۔۔اب فیصلہ ہمارا ہو گا چاہے کچھ بھی ہو جائے تمہیں اسی سے شادی کرنی ہو گی جس سے ہم کروائیں گے۔۔۔"شاہ زیب نے بھی اسے ڈپٹتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

آپ ایک بار مل تو لیجیے دیکھنا خود پسند کریں گے میری پسند کو"اس نے " بڑے بھرم سے کہا تھا۔۔۔

یہ ہے وہ لڑکی".... وہ رمشاہ کو پکڑ کر لایا تو ماہ نور اور شاہ زیب الجھ " گئے۔۔۔

یہ رمشاء ہے"ماہ نور بتانے لگی۔۔۔ "

ہاں یہ رمشاء ہے مگر یہی وہ لڑکی ہے جسے میں نے اس دن دیکھا تھا۔۔" " اس نے کہا تو وہ دونوں حیران ہوئے

زوہیب نے پورا واقعہ ان کے گوشِ گزار کر دیا۔۔۔۔ تو وہ دونوں بہت خوش اور پر سکون ہو گ ئے۔۔۔۔۔۔

بد تمیز مزاق کر ہے تھے تم ہمارے ساتھ۔۔۔۔ جان نکال دی تھی ہماری تم نے" ماہ نور نے اس کا کان پکڑ کر مصنوعی غصہ جھاڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

وہ مسکرانے لگا اس کی مسکراہٹ کو دیکھتے ہی شاہ زیب کے منہ سے باساختہ " شکرالحمد للہ" نکلا تھا اور وہ اپنے رب کا شکر گزار ہوا تھا جس نے اس کے بیٹے کو اسکی خوشیاں لوٹا دی تھی۔۔۔۔اس کی خوشی کے گواہ آنکھوں میں چمکتے ہوئے موتی تھے۔۔۔۔۔
واؤ آپ کتنی پریٹی ہیں" رمشاء نے ماہ نور کی طرف دیکھتے ہوئے رشک سے " کہا تھا۔۔۔

ماہ نور سفید فراک میں جو گھٹنوں تک آتی تھی اور اس کے ساتھ ڈارک نیلے رنگ کی جیکٹ میں ملبوس تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈوپٹہ شانوں پر ڈالے ہوئے لمبے گھنے بال جو اس کی کمر تک آتے تھے اس کی خوبصورتی کو مزید دلکش بنا رہے تھے اس کے ساتھ ہی اونچی سینڈل اس پر خوب بچ رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کے ساتھ نیلے اور سفید رنگ کی چوڑیاں تھی جو اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہی تھیں۔۔۔۔

" آپ کے بوندے بھی بہت زیادہ خوبصورت ہیں"..... اس نے مزید تعریف کی تو ماہنور جھینپ گئی...

"شکریہ".... ماہ نور نے جواباََ کہا۔۔۔ "

اووووو۔۔۔۔۔تو آپ سب یہیں ہیں چلیں آئیں ایک سیلفی لیتے "

ہیں"... نور نہیں کہتے ہوئے موبائل فون کا کیمرہ آن کیا۔۔۔۔

پاپا دیکھیں بھائی نے رمشاء کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے۔۔۔۔" جیسے ہی نور تصویر "

بنانے لگی تو اس کی نظر زوہیب کے ہاتھ پر گئی جو جس پر اس نے رمشاء کا ہاتھ

پکڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اس کی شکایت کو سنتے ہیں زوہیب نے رمشاء کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔۔۔۔۔

اور نور جس نے صرف اور صرف زوہیب کو ڈانٹ پڑوانے کے لیے یہ

شکایت لگائی تھی وہ ہنسنے لگی۔۔۔۔۔۔

.... "اوکے ریڈی "

سماعیل "اور اس کے ساتھ ہی تصویر بنتی چلی گئ۔۔۔۔۔"

بھائی سائیڈ پر ہوں مجھے بھابھی کے ساتھ تصویر بنانے "

دیں۔۔۔۔۔۔۔۔" نور نے شرارت سے بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

اچھااب چلیں" یہ کہتے ہی نور رمشاء کے ساتھ تصویر بنانے لگی۔۔۔۔۔ "

یہ سنتے ہی زوہیب منہ بسور کر سائیڈ پر جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے رومال نکالنے کی نیت سے جیب میں ہاتھ ڈالا تو محسوس ہوا اس کا

والٹ غائب تھا۔۔۔۔

اووو۔۔۔۔آہ۔۔۔آہ.۔۔۔۔زوہیب نے اسکی چوٹی پکڑی۔۔۔۔۔۔ "

ارے یہ کیا کر رہے ہو" ماہ نور مے خفگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ "

آپ سے پوچھیں اس نے میرا والٹ چرایا مجھے پکا یقین ہے اسی کے پاس"

ہے" زوہیب نے مکمل یقین سے کہا۔۔۔۔

اس نے ابھی تک اس کی چوٹی پکڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

کیا کر رہے ہو اس کے سسرال والے دیکھ رہے ہیں"۔۔۔۔ ماہ نور کے"

کہنے پر آپ نے اس کی چوٹی چھوڑی تھی۔۔۔

ہو سکتا ہے آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو والٹ سچ میں اس کے پاس نہ ہو""""

رمشاء نے اس پر ترس کھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"تمہیں نہیں پتا بیٹا تم ابھی نئ ہو یہاں اس طرح کے کام صرف نور اور ماہ نور ہی سرانجام دیتی ہیں".... شاہ زیب نے مسکراتے ہوئے کہا تو ماہ نور اسے خفگی سے اسے دیکھنے لگی......

"اچھا یہ رہا آپ کا والٹ".... نور نے کہا......

زوہیب نے اپنے والٹ کو دیکھا وہ خالی تھا........

"اس کے اندر تو کچھ بھی نہیں ہے"... زوہیب نے حیرانگی سے کہا..

"تو آپ کو کیا لگتا تھا میں اتنی مشکل سے والٹ حاصل کرنے کے بعد آپ کو بھرا ہوا ہی واپس کروں گی..." یہ کہتے ہی نور باہر کی جانب بھاگ گئی....

"اب پلیز توجہ دیجیئے ہم آج شام کا افتتاح نور کی سریلی آواز سے کرنے جا رہے ہیں تو آئیں ہم ویلکم کرتے ہیں مس نور شاہ زیب کا تو نور آ رہی ہے اپنے سروں کے جال بچھانے" فارس اعلانیہ انداز میں بولی...

ارے ایسے کیوں کر رہی ہو جیسے میں کسی سکول فنکشن میں گانا گانے کے "لئے جا رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔"نور یہ کہتے ہوئے آگے بڑھی اور پارس کے کان کے نزدیک ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔"اچھا تم ٹینشن کیوں لے رہی ہو "ایسا کرو جا کر سارے گارڈن کی لائٹ بند کروا دو۔۔۔۔

پارس یہ سنتے ہی بات اس پر عمل کرنے کے لئے چلی گی اس نے لائیٹ آف کروا دیں۔۔۔۔۔

سب کی توجہ اس اچانک لائیٹ کے بند ہونے والے امر کی جانب ہو گئی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر اچانک لائیٹ کا ایک جھما کہ ہوا اور نور پر پڑا۔۔۔۔۔۔

سفید رنگ کی ایک دائرے نما روشنی تھی اس کی ساتھ ہی فضا میں گٹار کی آواز گونجنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔

ارے یہ نور کو کب سے گٹار بجانے آگیا....؟"ماہ نورمے جب شاہ_ "

زیب سے حیرانگی سے پوچھا---

حورین اور عالیان بھی حیرانی سے اسے دیکھے جا رہی تھی----

ارے میری معصوم سی پری------یہ تو صرف نور کا ایکٹ ہے یہ گٹار "

تو پردے کے پیچھے بیٹھا زوہیب بجا رہا ہے----"شاہ زیب نے

مسکراتے ہوئے اسے دیکھا اور پھر مکمل توّجہ سے نورر کو سننے لگا-----

اس کے ساتھ ہی نور نے گٹار سٹول کے ساتھ رکھا اور چلتے ہوئے گانے کے

بول بولنے لگی--------

� 🌹🌹

---ہم تو دل دے ہی چکے----

-----بس تیری ہاں ہے باقی----

نور نے گاتے ہوئے حورین کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا-----

------ تھوڑا سا پیار ہوا ہے------

------- تھوڑا سا ہے باقی------

یہ کہتے ہیں سٹیج سے نیچے کی جانب چلی سب اسے ہی دیکھ رہے تھے وہ سب کی نگاہوں کا مرکز بن گئی تھی-----

نور پارس اور عالیان کے درمیان آکر کھڑی ہو گئی تھی----

اور حورین کی جانب دیکھتے ہوئے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے اشاروں میں کہنے لگی------

......."کہ یہ دل تو اس کا رہا ہی نہیں "

--------کون سا موڑ آیا--------

میری زندگی کے سفر میں-----------

--------بس تو ہی تو رہ گیا----

میری نظر میں------

وہ چلتی ہوئ حورین کے قریب آئی تھی وہ سمجھا کہ شاید وہ اس کی طرف چلتی آرہی ہے مگر وہ شرارت آنکھوں میں لئے اس کے پاس سے گزر کر پیچھے اس کی والدہ اور والد کے پاس جا کر کھڑی ہو گئ---------

وہ مزید مسکرانے لگا------

------میری دھڑکن تجھ کو------

--------پہچانتی ہے-----

--------میری چاہت ہے کیا-----

------تو اب نہیں جانتی ہے------

وہ واپس مڑ کر نور کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے گانے لگا دوسرے والی لائن میں عالیان نے پارس کے ساتھ کھڑے کھڑے اس کے کندھے سے کندھا ٹکراتے ہوئے کی تھی---------

جس پر پارس شرمندہ ہو کر اپنے والدین کے ساتھ جا کر کھڑی ہو گئی تھی

-------میں تجھ کو جان گی-------

-------میں تجھ کو پہچان گی------

------بس پھر بھی تیری ہاں ہے باقی------

اس گانے کے جواب میں چلتی ہوئی پارس عالیان کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی اور دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب تھے اس کی نظروں سے اوجھل کر وہ رباب کے پیچھے جا کر چھپ گئی----------

اور اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہنے لگی-----

-------پھر بھی تیری---

------ہاں ہے باقی----

------ تھوڑا سا پیار ہوا ہے----

۔۔۔۔۔۔ تھوڑا سا ہے باقی ۔۔۔۔۔۔

دونوں نے اکٹھے گاتے ہوئے دونوں بانہیں کھول کر آسمان کی طرف دیکھ کر گایا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور دانیال،، ثناء اور پارس سب اسٹیج پر آکر ان پر پھول برسانے لگے تھے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔آج یہ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔دل میرا نہیں ہے بس میں۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔چاہتی ہوں کے میں توڑ دوں۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔یہ ساری رسمیں۔۔۔۔

حورین اس کی جانب دیکھ کر ہاتھ باندھے مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔

۔۔۔وہ اس کے پاس جا کر دونوں بانہیں اس کے گلے میں ڈال کر گانے لگی۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔ عمر بھر کے لئے۔۔۔۔۔

-------تو میرا ساتھ دے دے------

------میں تیرا ہو جاؤں گا-----

--------بس تو ہاتھ دے دے------

🌹🌹🌹

------نور مسکراتے ہوئے بھاگنے لگی تو اس نے اسکا بازو پکڑ کر اس کو اپنی جانب کھینچ لیا اور وہ اس کی طرف جانب کھنچتی چلے آئ-----

--------ہاتھوں میں ہاتھ سہی------

-------تو میرے ساتھ سہی-----

---------پھر بھی تیری-----

----ہاں ہے باقی-----

------- تھوڑا سا پیار ہوا ہے------

------- تھوڑا سا ہے باقی------

نور مسکرا کر کہنے لگی اور ساتھ ہی اس نے سر اثبات میں ہلا یا

" مجھے ایک ضروری اعلان کرنا ہے یہاں صرف ہماری ایک بیٹی کی نہیں دو بیٹیوں کی نہیں بلکہ تین بیٹیوں کی اکٹھے منگنی ہے.........."

شہزاد نے کہا تو عالیان خوشی سے اچھل پڑا۔۔۔

" کیوں عالیان انگوٹھی تو لائے ہو نا۔۔؟" شہزاد نے عالیان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ خوشی سے آکر اپنے سسر کے گلے لگ گیا۔۔۔۔

" پارس انگوٹھی پہناؤ ناں بیٹا۔۔۔۔" صباء انگوٹھی دیتے ہوئے بولی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔میں عالیان سے منگنی نہیں کروں گی۔۔۔"پارس کے. "
صاف انکار نے سب کو ہلا کہ رکھ دیا۔۔۔۔

پر پارس بیٹا۔۔۔۔۔"صباء حیرت سے کہنے لگی۔۔۔ "

نہیں میں ولید کے بیٹے سے کروں گی۔۔۔۔۔۔۔یا "
اسماء کے بیٹے سے۔۔۔۔یا
راحیل کے بھانجے سے۔۔۔۔
وہ بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔یا
ثانیہ کی نند کے بیٹے سے۔۔۔
وہ بھی کسی سے کم نہیں۔۔۔"اس نے کہا تو سب ہنسنے لگے۔۔۔۔
عالیان کی جان میں جان آئی تھی یہ سن کر۔۔۔۔

تمہیں کیا لگا دنیا میں تم اکیلے ہی اسمارٹ آئے ہو۔۔۔؟" اس نے "
مسکراتے ہوئے طنزیہ کہا تو عالیان نفی میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔۔
جاؤ بیٹا جانی۔۔۔ تم بھی کیا یاد رکھو گے کہ پارس دل کی کتنی دلدار "
ہے۔۔۔" اس نے فخریہ مسکراتے ہوئے انگوٹھی پہنا دی۔۔۔

۔۔۔۔۔عالیان نے تو کسی کے کہنے کا انتظار بھی نہیں کیا خود ہی اس کا ہاتھ
پکڑ کر انگوٹھی پہنا دی اور پارس کو اپنا کر لیا۔۔۔۔۔
دونوں خوب ہنس رہے تھے۔۔۔۔

دونوں کی جوڑی پر خوب پھول برس رہے تھے۔۔۔

"دو چوٹی والی تم آج سے میری ہوئیں۔۔۔ "
اس نے اس کے کان پر جھکتے ہوئے سرگوشی والے انداز میں کہا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ماہ نور تم کبھی بھی اپنی چیزوں کا خیال نہیں رکھتیں۔۔۔۔۔؟ "

اسماء نے کہا تو وہ حیران و پریشان ہوئی۔۔۔۔

" کیوں میں نے کیا کیا۔۔۔؟"ما نو نے استفسار کیا۔۔۔

" تمہارے کان کا ایک بوندا غائب ہے اور تمہیں خبر ہی نہیں۔۔۔۔۔"

اسماء نے کہا تو ماہ نور نے کان کی لو کو چھو کر دیکھا۔۔۔۔۔

" واقعی نہیں ہے۔۔۔۔"وہ بھولا سا منہ بنا کر بولی۔۔۔۔

" اچھا چلو تم ڈھونڈلو یہیں کہیں ہو گا۔۔۔میں بھی ڈھونڈنے میں تمہاری مدد کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔"اسماء کہتے ساتھ ہی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

" نہیں نہیں اس کی ضرورت نہیں۔۔۔۔مجھے پتا ہے میرا بوندا کہاں ہے۔۔"

یہ کہتے ہی وہ شاہ زیب کی جانب چل دی۔۔۔

"شرم نہیں آتی تمہیں دو دو بچوں کے باپ ہوتے ہوئے چوری کرتے ہو۔۔۔" مانو خفگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

"میں نے کیا کیا۔۔۔"

حالانکہ وہ جانتا تھا اس کے پاس کیا ہے۔۔۔

"شاہ باز آجاؤ۔۔۔" ماہ نور نے کہا۔۔۔

"ارے دو بچوں کا کیا میں تو نانا دادا بھی بن جاؤں تب بھی یہ پیاری سی چوری ناں چھوڑوں۔۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"شاہ پلیز ززز دے دو ناں۔۔۔۔"

ماہ نور دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

ایک کان میں بوندا ہے ایک کان میں نہیں ہے۔۔۔دیکھو میں نمونی لگ رہی ہوں۔۔۔۔۔" مانو نے التجائی انداز میں کہا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

افففففف چور چوری کی ہوئی چیز نہیں لوٹاتا۔۔۔" شاہ زیب نے شوخی سے اتراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اس نے اپنے ہاتھوں سے۔۔۔۔۔ماہنور کے کان پر بال اس طرح سیٹ کر دیے کہ اسکا دایاں کان چھپ گیا۔۔۔۔

بس۔۔۔۔ہو گیا۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

۔۔۔۔۔۔۔۔"شاہ میں تمہارے ساتھ ہی تو رہتی ہوں پھر میری چیزوں کو کیوں چراتے ہو۔۔۔۔"۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔"دل نہیں بھرتا۔۔۔اب تمہیں تو ہر لمحے ساتھ نہیں رکھ سکتا تو تمہاری مہک والی چیزوں کو ہی ساتھ لیے پھرتا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔شاہ زیب نے محبت سے چور لہجے میں کہا۔۔۔۔

میں آج بھی اتنی ہی خوبصورت ہوں کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جو تم "...... مجھے اب بھی اتنی اہمیت دیتے ہو؟؟؟"۔۔۔۔

ہاں۔۔۔اب تو اور بھی زیادہ حسن نکھر گیا ہے۔۔۔۔دل کرتا ہے بس " "دیکھتا رہوں۔۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا تو وہ مسکرا دی۔۔۔۔۔

آج بھی اتنی ہی محبت کرتے ہو کیا۔۔۔۔ جتنی شادی سے پہلے کرتے " تھے۔۔۔۔۔؟"ماہ نور نے تجسس سے استفسار کیا۔۔۔۔

نہیں اتنی تو نہیں کرتا۔۔۔۔"وہ مسکراہٹ چھپاتے ہوئے بولا۔۔۔ "

یہ سن کر مانو کا چہرہ لال ہو گیا اور اس نے خفگی سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا

۔۔۔۔۔۔۔

"اب اتنی نہیں کرتے کیا۔۔۔؟" وہ اداس ہو کر۔۔۔ شکوے بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"ہاں جی بلکل۔۔۔ اتنی محبت نہیں رہی اب۔۔۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اسیر ہو گئے ہیں ہم آپ کے جناب۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے دوبارہ ہاتھ پکڑ کر بولا تو وہ خوشی سے کھل اٹھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔"میں نہیں جانتا کہ سانس زیادہ لیتا ہوں یا محبت زیادہ کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔ بس اتنا جانتا ہوں کہ۔۔۔ *اس مریضِ عشق کی دواء تم ہو 😍❤"......

۔۔۔اس نے اس کے وجود کو گہری بولتی نظروں سے تکتے ہوئے کہا تو وہ مزید جھیپ گئ۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

"پاپا، ماما یہ گانا آپ کا ہے مگر آج میں گا رہا ہوں۔۔۔۔اگر کوئی غلطی ہو جائے یا بھول جاؤں تو سنبھال لیجیے گا جیسے ہر بار سنبھالتے ہیں۔۔۔۔پلیززززز رمشاء کے سامنے میری بے عزتی خراب ہونے سے بچا لیجیے گا۔۔۔"

زوہیب نے اسٹیج پر چڑھ کر اعلانیہ کہا تو سب اس کی جانب متوّجہ ہو گئے۔۔۔۔اور اس کی بات سن کر مسکرانے لگے۔۔۔

۔۔۔

ماہ نور اور شاہ زیب چلتے چلتے اسٹیج کے پاس آگئے تھے۔۔۔

زوہیب نے ایک مائیک شاہ زیب کے چہرے پر اور دوسرا اپنے چہرے پر سیٹ کروایا تھا۔۔۔۔

وہ اتنے زیادہ لوگوں کے سامنے گانے سے گھبرا رہا تھا وہ نور نہیں تھا جو ہر وقت دوسروں کی نظروں کا مرکز بنی رہتی تھی اپنی شرارتوں کی وجہ سے۔۔۔۔

وہ توزوہیب تھا۔۔۔سیدھاسادھاسا۔۔۔۔

پاپا۔۔"اس نے گاناشروع کرنے سے پہلے شاہ زیب کی طرف دیکھا " تھا۔۔

فکرمت کرو۔۔۔میں ہوں ناں۔۔۔۔"شاہ نے تسلی دیتے ہوئے کہا " تھا۔۔۔

۔۔۔۔

"رمشاء عرف گڑیا۔۔یہ صرف تمہارے لیے۔۔۔۔ "

یہ سن کر رمشاء مسکرانے لگی اور شاہ زیب اور مانو کے پاس آکر کھڑی ہو گئ۔۔

۔۔۔۔

🌹🌹🌹🌹

"ٹن۔۔ٹن۔۔۔ٹن۔۔۔ٹن۔۔۔۔۔...."""""

زوہیب نے گٹار کی تاریں چھیڑیں تو مانو پورے آسمان پر دھنک کے رنگ بکھر گئے۔۔۔۔۔

اس دھن کو سن کر نا جانے کتنے لوگ اس کے سحر میں جکڑ گئے۔۔۔۔اس دھن کے ساتھ کئی یادیں وابستہ تھیں۔۔۔۔ماہ نور پرانے وقتوں میں کھو گئی۔۔۔اس کی پوری زندگی ایک فلم کی طرح اس کی آنکھوں کے سامنے چلنے لگی۔۔۔۔۔

باقی سب گھر والے چٹکیاں بجانے لگے۔۔۔۔۔

"۔۔۔تو مجھے سوچ کبھی۔۔۔۔"""""

۔۔یہی چاہت ہے میری۔۔۔"

""""میں تجھے جان کہوں۔۔۔..."""""

""""یہی حسرت ہے میری۔۔۔...""""

""۔۔۔"میں تیرے پیار کا ارماں لیے بیٹھا ہوں۔۔۔۔

"تو کسی اور کو چاہے کبھی یہ خدا ناں کرے۔۔۔۔..."

وہ اپنی خوبصورت آواز میں گانے لگا۔۔۔۔۔

اس نے آنکھیں بند کیں تو آنکھوں کے سامنے وہ منظر چلنے لگا جب اس کی گڑیا آنکھیں رگڑتی خراماں خراماں سیڑھیاں اتر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اس کی ایک جھلک جو اس کو دیوانہ بنا گئی تھی آنکھوں کے سامنے چھا گئی۔۔۔

اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ سامنے کھڑی چٹکیاں بجا رہی تھی۔۔۔اس نے گٹار وہیں اسٹیج پر رکھا اور چلتے ہوئے رمشاء کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسکا ہاتھ مانگا۔۔۔

ماہ نور کو اپنا وقت یاد آگیا جب رومیسے آپا کی مہندی کے فنکشن میں شاہنزیب نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا اور اس کو اسٹیج پر لے گیا تھا اور زبردستی اپنے ساتھ ڈانس کروایا تھا۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے شاہ زیب کی طرف دیکھنے لگی جو خود کہیں کھویا کھویا سا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

شاہ زیب نے دوسرے گٹار کو ہاتھ میں لے کر دھن بجانا شروع کی۔۔۔

"ٹن۔۔ٹن۔۔۔ٹن۔۔۔ٹن۔۔۔ "

زوہیب رمشاء کا ہاتھ پکڑ کر اسے اسٹیج پر لے آیا اور ڈانس کرنے لگا۔۔۔

ماہ نور تو مانو مکمل ہی یادوں میں کھو گئی تھی۔۔۔۔

"میری محروم محبت کا سہارا تو ہے۔۔۔۔۔.."

"میں جو جیتا ہوں تو جینے کا اشارہ تو ہے۔۔۔۔ "..

"میں اپنے دل پہ تیرے پیار کا احسان لیے بیٹھا ہوں۔۔۔"

میں تیرے پیار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

زوہیب نے دونوں ہاتھ اس کی کمر پر رکھے تھے اور دونوں گھوم رہے تھے۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر دور جانے لگی تو پھر سے گھوم کر اس کے سینے سے جا لگی۔۔۔۔۔

وہ ہلکا سا سر اونچا کر کے ہلکا ہلکا ہل رہے تھے۔۔۔

زوہیب اس کی مہک کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔

زوہیب آگے کا گانا بھول گیا تھا۔۔۔۔

''*****''

"میں تیرے پیار کا ارماں لیے بیٹھا ہوں۔۔۔۔...."

شاہ زیب نے فوراً ماہ نور کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے گانا گانا شروع کر دیا تھا......

زوہیب شہادت کی انگلی سے پکڑ کر رمشاء کو گھمانے لگا

۔۔۔شاہ زیب بیٹھ کر مسکراتے ہوئے آنکھوں کے اشارے سے کہہ رہا تھا کہ پاؤں رکھو میرے گھٹنے پر۔۔۔۔

ماہ نور نے مسکرا کر نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

""""""۔۔۔تو کسی اور کو چاہے کبھی خدا ناں کرے۔۔۔۔"""""""

زوہیب نے گاتے ہوئے ہلکا سا رمشاء کو گرایا اور پھر خود ہی اس کو سنبھال لیا۔۔۔۔

زوہیب کو اتنا اچھا گانا گاتا اور ڈانس کرتا دیکھ نور زبان دانتوں تلے دبا گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

شاہ زیب نے دوبارہ آنکھوں کے اشارے سے کہا تو ماہ نور نے سب کے سامنے مسکراتے ہوئے سینڈل اتار کر پاؤں اس کے گھٹنوں پر رکھ دیا۔۔۔

شاہ نے جیب سے خوبصورت سی پازیب نکالی اور مانو کے پاؤں میں پہنانے لگا

۔۔۔۔۔۔

پازیب اتنی حسین تھی کہ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس میں ہیرے جڑے ہوں۔۔۔۔اتنی خوبصورت پازیب کو دیکھ ماہ نور کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔۔۔

زوہیب اور رمشاء بھی رک چکے تھے اور سب کی طرح ان کی نگاہوں کا مرکز بھی شاہنزیب اور ماہنور اور ساتھ ہی ساتھ وہ خوبصورت اور نایاب پازیب تھی۔۔۔۔

زوہیب نے فوراََ گٹار اٹھا لیا تھا اور اس موقع کو مزید دلکش بنانے کے لیے ایک خاص قسم کی دھن بجانے لگا تھا۔۔۔

"ٹن۔۔ٹن۔۔۔ "

شاہ نے سب کے سامنے اپنی دلہن کو پازیب پہنائی تھی۔۔۔

♥۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"پیار میں شرط کوئی ہو تو بتادے مجھ کو۔۔۔۔۔۔"""""""

شاہ زیب پازیب پہناتے ہوئے ماہ نور کی آنکھوں میں دیکھ کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

"""""گر خطا مجھ سے ہوئی ہو تو بتادے مجھ کو۔۔۔۔۔۔۔"""""

شاہ زیب گٹار سائیڈ پر رکھ کر دونوں ہاتھ کانوں کو لگاتے ہوئے رمشاء کی طرف دیکھنے لگ گیا کیونکہ اس نے بلاوجہ اپنا سارا غصہ اس بیچاری پر نکالا تھا۔۔۔

جس پر وہ اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

""""جان ہتھیلی پر میری جان لیے بیٹھا ہوں۔۔۔۔۔۔"

شاہ زیب پازیب پہنا کر کھڑا ہوا اور ماہ نور کے سامنے ہاتھ پھیلا دیا زوہیب بھی اس کی نقل کرتے ہوئے اپنا ہاتھ رمشاء کے سامنے بڑھانے لگا۔۔۔

"""""۔۔۔۔""""میں تیرے پیار کا ارمان لیے بیٹھا ہوں۔۔۔
"""""۔۔""""تو کسی اور کو چاہے کبھی یہ خدا ناں کرے۔۔۔
""""تو کسی اور کو چاہے کبھی یہ خدا ناں کرے۔۔۔"""".....

شاہ زیب اور زوہیب دونوں ہم آواز ہو کر گانے لگے تھے۔۔
شاہ زیب کے ہاتھ میں ہر بار کی طرح ماہ نور نے فوراََ اپنا ہاتھ دیا تھا۔۔۔
رمشاء نے بھی ایسا کیا تو زوہیب نے اسے مسکراتے ہوئے انگوٹھی پہنا دی۔۔۔
سب زور زور سے تالیاں بجانے لگے۔۔۔

سعدیہ تیزی سے اسٹیج پر آئی اور رمشاء کے ہاتھ میں انگوٹھی دی جیسے ہی وہ زوہیب کے ہاتھ میں انگوٹھی پہنانے لگی۔۔۔نور اور پارس اچانک بول پڑیں۔۔

"ایک منٹ۔۔۔۔۔"

وہ دونوں بھی اسٹیج پر آ گئیں۔۔۔۔

"ایسے کیسے ہو گی منگنی۔۔۔۔ہم کب سے انتظار میں کھڑے ہیں۔۔۔۔۔"

سب اس طرح دونوں کے پوچھنے پر متوجہ ہو کر دیکھنے لگے۔۔۔

کیا ہوا ایسے منگنی کیوں روک دی۔۔۔"سعدیہ پریشانی سے اس کی " جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

باقی سب بھی الجھی نگاہوں سے نور اور پارس کو دیکھنے لگے۔۔

منگنی تب ہی ہو گی جب ہمیں کچھ پیسے ملیں گے۔۔۔"پارس اتراتے.. " ہوئے بولی تھی۔۔

"پر بیٹا یہ منگنی کا فنکشن ہے شادی کی رسمیں تھوڑی ہیں جو بھائی سے پیسے مانگ رہی ہو۔۔۔"

ماہ نور سمجھانے والے انداز میں بولی مگر وہ نور ہی کیا جو سمجھ جائے۔۔۔

"اور ویسے بھی کس بات کے پیسے۔۔۔۔ منگنی میں کوئی پیسے نہیں مانگے جاتے۔۔۔" زوہیب دونوں کو دیکھتے ہوئے احتجاجا بولا تھا۔۔۔

"نہیں مانگے جاتے ہونگے۔۔۔۔ مگر ہم تو مانگیں گے۔۔۔ ہم دونوں کو پچاس پچاس ہزار روپے دیں اور اپنی منگیتر کو انگوٹھی پہنا کر منگنی کی رسم پوری کریں۔۔۔"

نور نے اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہا تو جواباََ زوہیب اسے گھورنے لگا۔۔۔

پاگل ہو گئ ہو کیا دونوں۔۔۔؟ پچاس ہزار کی شکل بھی دیکھی ہے "
" کبھی۔۔۔۔

جنید اسٹیج پر چڑھ کر زوہیب کے ساتھ کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔

" ہاں دیکھی ہے۔۔۔۔وہ بھی بہت بار خالصتاََ تب جب آپ ہر جمعرات
پھاٹک سے واپس گھر آکر اپنی دن بھر کی کمائ دیکھتے ہو۔۔۔۔۔،😂 "

پارس اس پر طنزیہ جگت مارتے ہوئے بولی کس پر جنید کا منہ کھل گیا اس سے
پہلے کہ انکا محاذ شروع ہوتا نور درمیان میں ٹپک کر بولی۔۔

اب دیکھو پیسے دو ورنہ۔۔۔۔۔۔۔"نور بولنے لگی "

ورنہ کیا کر لو گی ہاں۔۔۔؟"عالیان پارس کو دیکھتے ہوئے بولنے لگا اور وہ "
بھی اسٹیج پر چڑھ آیا۔۔۔۔

ارے رکو رکو۔۔۔۔جھگڑا بند کرو۔۔۔"اسماء اسٹیج پر آکر لڑائ رکوانے "
لگیں۔۔۔

دیکھو لڑکیوں منگنی کی رسم پر پیسے نہیں مانگے جاتے" وہ نور اور پارس کی " طرف دیکھتے ہوئے بولیں۔۔۔

ہمیں پتا ہے مگر اب جس دن ان کی بارات ہو گی اس دن ہماری بھی " بارات ہو گی تو تب ہم تھوڑی پوری کر پائیں گے رسمیں۔۔۔ اس لیے ابھی "....مانگ رہے ہیں۔۔۔ اب ہمیں ہمارے ارمان تو پورے کرنے دیں پارس نے بھولا سا چہرہ بنا کر کہا تو سب مسکرا دیے۔۔۔

اچھا چلو آؤ کروا اپنے ارمان پورے۔۔۔ مانگو میرے پوتے سے پیسے " ۔۔۔ ثناء اور رباب تم دونوں بھی ان کی مدد کرو۔۔۔" پارس کی دادی نے دونوں کو اجازت دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زیادہ اسمارٹ بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ چلو پیسے دو ورنہ ہم بھا بھی " کو انگوٹھی نہیں پہنانے دیں گے۔۔۔" پارس دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔۔

اچھا چلو دس ہزار کر لیتے ہیں بس ٹھیک ہے اب۔۔۔"جواباََ جمشید " بولا تھا۔۔

نہیں پچاس ہزار دو گے تو مانیں گے۔۔۔ ورنہ ہم بھابھی کو بھگا کر لے " جائیں گے۔۔۔ "ثناء اکڑ کر بولی۔۔۔
ہمارے بچوں نے ہماری جگہ لے لی ہے وقت کتنی جلدی بدل جاتا ہے " "ناں۔۔
ثانیہ راحیل کو دیکھ کر پرانے وقتوں کو یاد کرتے ہوئے کہ رہی تھی۔۔۔
راحیل نے اس کی توّجہ حورین پر مبذول کروائی۔۔۔
"ہاں۔۔۔۔ حورین دیکھو کیسے خاموش کھڑا ہے۔۔۔ "

ہاں۔۔۔پہلی بار دیکھ رہا ہے ناں یہ رسمیں۔۔۔اس کی تو کوئی بہن بھی " نہیں جو اسے پتا چلے کہ بہنیں کیسے بھائیوں سے لڑتی ہیں۔۔۔پر دیکھو نور کو "لڑتا دیکھ کر مسکرا رہا ہے۔۔۔

ثانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو راحیل بھی یہ دیکھ مسکرا دیا۔۔

❤❤❤❤۔۔۔۔۔۔۔۔

پڑھ کر اچھے اچھے ریویوز دینا مت بھولیے گا۔۔۔۔

ان شاءاللہ آخری قسط جلد ہی اپلوڈ کی جائے گی،بس دعا کیجیے گا کہ مجھے کوئ کام ناں آن پڑے۔۔۔۔

" بھئ پہلے صرف دو کو دینے تھے اب چار کو دو........سیدھے سیدھے دو لاکھ نکال دو....."رباب نے کہا تو سب لڑکے اس کی نفی کرنے لگے۔۔۔۔

آنی آپ میری بہن تھوڑی ہو آپ تو میری ماں کی بہن ہو۔۔۔" "
زوہیب کہنے لگا۔۔

تو کیا ہوا۔۔؟ کہاں لکھا ہے کہ خالہ نہیں لے سکتی بھانجے سے پیسے "
۔۔۔۔۔"

اس نے کہا تو رومیسے اور ماہ نور مسکرانے لگیں۔۔۔۔

بھئی ہم پچاس ہزار دیں گے اس کو آپس میں بانٹ لو۔۔۔"جمشید نے"
سب لڑکیوں سے کہا۔۔

نہیں نہیں پچاس ہزار نہیں۔۔۔کم از کم ایک لاکھ تو دو۔۔۔"نور بولی "
تھی۔۔۔

"کوئی نہیں مل رہے ایک لاکھ۔۔۔ تم نے تو پہلے ہی میرا والٹ خالی کر دیا ہے۔۔۔۔۔ تم تو ہو ہی چور۔۔۔"

زوہیب گھوری سے نوازتے ہوئے نور کو دیکھ گویا ہوا۔۔۔

"والٹ میں تو صرف تین ہزار روپے تھے۔۔۔۔۔اور اس کا اس سب سے کیا تعلق۔۔۔؟"

نور کمر پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی طرف دیکھ کر بولی۔۔۔۔

حورین اسے نہایت دلچسپی سے لڑتا ہوا دیکھ رہا تھا اور خوب لطف اندوز بھی ہو رہا تھا۔۔۔

رمشاء خاموشی سے انگوٹھی پکڑے کھڑی تھی۔۔۔

"اچھا چلو نا تمہارے نا ہماری۔۔۔ ساٹھ ہزار لے لو۔۔۔"

"اب لے لو یار۔۔۔۔"

جنید نے کہا تو سب لڑکیاں آپس میں مشورہ کرنے لگیں اور پھر مان بھی گئیں۔۔۔

زوہیب کا والٹ تو نور پہلے ہی خالی کر چکی تھی تو اس نے شاہ زیب سے پیسے مانگے۔۔۔ شاہ زیب نے مسکراتے ہوئے اسے پیسے پکڑا دیے۔۔۔

یہ لو.... بس "اس نے کہا تو سب لڑکیاں خوش ہو گئیں۔۔۔ "

رمشاء نے اسے انگوٹھی پہنائی تو سب ان پر پھول برسانے لگے۔۔۔
سب تصویریں بنوانے لگے بڑی داد و صوفے پر بیٹھی ہوئی تھیں نور نے ان کے بائیں گال اور پارس نے ان کے دائیں گال کو چومتے ہوئے تصویر بنوائی۔۔۔

زوہیب کو جنید جمشید ایک ساتھ کیک کھلا رہے تھے وہ بیچارہ کہہ رہا تھا کہ باری باری کھلالو لیکن دونوں نے اکٹھے چمچے اس کے منہ میں ڈالے تھے اور عالیان نے اس لمحے کو بھی کیمرے میں قید کر لیا تھا۔۔۔

ماہ نور اور سعدیہ سب سے ضد کر کے اٹھ کے تصویر بنانے آئی تھیں۔۔۔

نور پارس ثناء رباب اور رمشاہ نے اکٹھے کھڑے ہو کر ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر تصویر بنوائی تھی۔۔۔

پارس میرے ساتھ بھی ویسے ہی تصویر بناؤناں جیسے دادو کے ساتھ بنائی تھی "....

عالیان مسکراتے ہوئے اس سے لچک دار لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔

"اچھا وہ گال پر چومنے والی۔۔۔۔ "

اس نے شرافت سے شرماتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں وہی والی۔۔۔ "

اچھا پہلے آنکھیں بند کرو.... میں پھر کروں گی ایسے مجھے شرم آتی ہے "

"ناں۔۔۔

وہ منہ پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے جھینپتے ہوئے بولی تو اس کو لگا کہ شاید وہ تیار

ہے۔۔۔

وہ ملک سے باہر پلا بڑھا تھا اور اس کے نزدیک یہ ایک عام بات تھی وہ یہ

نہیں جانتا تھا کہ پارس ایک مشرقی لڑکی اور مشرقی لڑکیاں اس طرح کی

حرکتیں نہیں کرتیں۔۔

وہ آنکھیں بند کر کے کھڑا ہو گیا

پارس نے نور کو کیمرہ اسٹارٹ رکھنے کا اشارہ کیا اور اس کے ساتھ ہی سارا

کیک اس کے منہ پر چھاپ دیا۔۔۔۔

جس کی تصویر نور نے فوراً قہقہہ لگاتے ہوئے قید کر لی۔۔۔

پارس یہ کیا کیا۔۔۔؟" صباء نے صورتحال دیکھ کر اس کو ڈانٹتے ہوئے کہا تو "
رومال سے منہ صاف کرتا عالیان مسکرا کر کہنے لگا۔۔۔۔
نہیں کوئی بات نہیں میری منگیتر ہونے کے ناطے اس کا مجھ سے اتنا فری "
"ہونا تو بنتا ہے۔۔۔۔

یہ سن کر صباء مطمئن ہو کر آگے بڑھ گئی

پارس جو صباء کے جانے کے انتظار میں تھی اس کے جاتے ہی فوراً عالیان کا
چہرہ جس پر ابھی بھی کیک لگا ہوا تھا دیکھ کر زور زور سے ہنسنے لگی۔۔۔۔

اس کو یوں مسکراتے دیکھ عالیان مزید اس کا دیوانہ ہونے لگا۔۔۔

شاہ زیب اور ماہ نور دادو جان کی کرسی کے پاس کھڑے ہو کر تصویر بنانے لگے تو "رکو ہم بھی آتے ہیں" کہہ کر کامران سعدیہ کا ہاتھ پکڑ کر ان کی جانب آگیا۔۔۔۔

" ہم بھی آئیں۔۔۔" صباء نے استفسار کیا تو ماہ نور نے فوراً ہاں کر دی اور وہ اور شہزاد بھی مانو کے ساتھ آ کر کھڑے ہو گئے۔۔۔

" واؤ فیملی فوٹو۔۔۔" علی بھائی نے کہا اور وہ بھی آ کر بھابھی کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔۔۔

" ہمارے بغیر ہی شروع کر دی۔۔۔" ثانیہ نے شکوہ کرتے ہوئے کہا اور راحیل کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔ شہزاد کے برابر میں آ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

آپ لوگ ہمیں کیسے بھول گئے۔۔۔"ولید شکوہ کرتے ہوئے آیا اور اس کے پیچھے ہی اسماء بھی آگئی اور وہ دونوں بھی آکر ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔۔۔

۔۔۔۔

"اوفووو یار ایسا کرتے ہیں فیملی فوٹو کے لیے سب کو بلا لیتے ہیں۔۔۔۔"شاہ زیب نے کہا تو فیملی فوٹو کی نیت سے سب ہی وہاں آگ ئے۔۔۔
رومیسے آپا اور ان کے شوہر عاشر بھائی اور شاھزیہ آپا کے ساتھ سیڑ ھیوں پر کھڑے ہوگ ئے تاکہ وہ بھی تصویر میں آسکیں۔۔۔۔

"اور ہم بچے۔۔۔؟"زوہیب نے آکر استفسار کیا۔۔۔

"یہاں آگے جگہ خالی ہے وہاں بیٹھ جاؤ چہرے تو آ ہی جائیں گے سب کے۔۔۔۔" شہزاد کے کہنے پر سب مسکرانے لگے سب ایک دوسرے سے بلکل چپک چپک کر کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔

عالیان نے یہ سنتے ہی فوراً پارس کا ہاتھ تھاما اور اسے اپنے ساتھ لے کے دادو کے قدموں میں بیٹھ گیا۔۔۔۔

زوہیب اور رمشاء عالیان کے برابر میں آکر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔۔۔

نور اور حورین پارس کے برابر میں جب کہ دانیال اور ثناء زوہیب کے ساتھ میں آکر بیٹھ گئے۔۔۔

"یا میرے خدا۔۔۔ نانو میں آپ کی کچھ نہیں لگتی۔۔۔ میری جگہ کہاں ہے۔۔۔" ریشم دادو کو دیکھ کر شکوہ کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔

بھئی میری نواسی اور عباس کو بھی جگہ دو۔۔۔۔"دادو نے کہا تو عاشر نے "
ان کو یہ کہ کر کہ یہاں جگہ خالی ہے سیڑھیوں پر بلا لیا۔۔۔۔

چلو بی ریڈی۔۔۔۔"افتخار صاحب جو تصویر بنانے کے لیے کیمرہ ہاتھ میں "
پکڑے تھک چکے تھے فوراََ بولے۔۔

ہاں"سب ایک ساتھ بولے۔۔۔۔ "
اس کے ساتھ ہی وہ خوبصورت منظر ہمیشہ کے لیے کیمرے کی آنکھ میں
محفوظ ہو گیا۔۔۔

ایک اور بنائیں۔۔۔"نور بولی تھی "

رکو بھئ تم سب میں۔۔میں تو نظر ہی نہیں آؤں گا۔۔۔"یہ کہتے ہی "
کامران سب سے آگے آکر لیٹ گیا۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔۔"رمشاء پریشان ہو کر بولی۔۔۔"

یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔"سعدیہ فکر مندی سے گویا ہوئی۔۔۔ "

کامران نے کہنی فرش پر ٹکائی اور ہتھیلی پر چہرہ ٹکا کر کیمرے کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔۔

چاچا اب لیں تصویر۔۔۔۔اب میں پورا کا پورا آؤں گا تصویر میں۔"اس " کے کہتے ہی افتخار صاحب نے تصویر بنائ تھی سب نے خوب مسکراتے ہوئے تصویر بنوائی۔۔۔۔

مبارک ہو بھائی جان آج سے ہم سمدھی ہو گئے۔۔۔"افتخار صاحب " کہتے ہوئے علی کے والد کے گلے لگے تھے اور زوہیب نے اس منظر کو بھی قید کر لیا تھا۔۔۔

کامران ماہ نور کے کہنے پر دبے پاؤں پانی کی بالٹی بھر کر لا رہا تھا۔۔۔
یہ تمہارے ابو پانی کیوں لا رہے ہیں۔۔۔"زوہیب نے رمشاء کو دیکھتے " ہوئے الجھ کر پوچھا۔۔۔

پتا نہیں "رمشاء نے لاعلمی میں کندھے اچکا دیے۔۔۔"

شاہ آئی لو یو۔۔۔ سوچ "ماہ نور شاہ زیب کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر " آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

آئی لو یو ٹو۔۔۔"شاہنزیب نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔"

"تمہیں پتا ہے میں بچپن میں سب سے شرارت کیا کرتی تھی سوائے تمہارے۔۔۔ تمہارے لیے جتنے بھی پلین بنالوں کوئی فائدہ ہی نہیں ہوتا تھا۔۔۔"اس نے کہا تو وہ الجھ گیا۔۔۔

"ارادے کیا ہیں میڈم؟؟؟۔۔"اس نے آبرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"افففف تمہیں تو میں یاد دلا رہی تھی اور تم ہو کے مجھ پر شک کر رہے ہو۔۔۔ تمہیں میری آنکھوں میں محبت نظر نہیں آتی ہے کیا؟؟؟۔۔۔"
اس نے اس کے قریب ہو کر بھولا سا چہرہ بناتے ہوئے کہا اور دوسرے ہاتھ سے جو شاہ زیب کے کندھے پر رکھا تھا اس سے کامران کو اشارہ کیا کہ جب

میں دور ہو جاؤں تو پانی پھینک دینا۔۔۔ باقی سب خاموش تماشائی بنے یہ سب دیکھ رہے تھے۔۔

زوہیب چپ رہو"زوہیب جو اپنے بابا کو بتانا چاہتا تھا رباب اور رمشاء نے " اسے خاموش کروا دیا۔۔
اور کامران کی گھوری پر وہ نا چاہتے ہوئے بھی چپ ہو گیا
نور تصویر بنانے کے لیے بلکل ریڈی تھی.۔

محبت تو نظر آ رہی ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ شرارت بھی جو اس وقت " تمہاری دونوں آنکھوں میں مچل رہی ہے۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی مانو ایک قدم پیچھے ہٹی۔۔۔ کامران اس کے مزید چند قدم دور ہونے کا انتظار کرنے لگا

"تمہارے سامنے ہی تو ہوں میں۔۔۔۔ کون سی شرارت کی میں

نے۔۔۔" یہ کہتے ہی وہ ایک قدم اور دور ہوئی اور اس کے ساتھ ہی کامران

نے پانی کی بالٹی شاہنزیب پر الٹ دی۔۔۔۔ مگر شاہنزیب اس کی

آنکھوں میں موجود شرارت بھانپ چکا تھا اور جیسے ہی وہ دور ہٹی اس کو پکڑ کر

اپنی جانب کھینچا تھا جس کی وجہ سے سارا پانی ان دونوں پر پڑا تھا۔۔۔

نور نے اس لمحے کو کیمرے میں قید کر لیا جس میں ماہنور شاہنزیب کے سینے

سے بھیگی ہوئی لگی ہوئی تھی۔۔۔ وہ دونوں پوری طرح بھیگے ہوئے تھے.

"تمہیں کیا لگا۔۔۔ تمہیں اتنی آسانی سے جانے دوں گا کیا

میں۔۔۔ ارے ے ے ے۔۔۔ ہم تو ڈوبیں گے صنم۔۔۔ مگر

تمہیں بھی سنگ لے کر ڈوبیں گے۔۔۔" اس نے آہستگی سے اس کے کان

میں کہا۔۔۔

" شاہ تمہیں ہر بار کیسے پتا چل جاتا ہے؟؟؟۔۔۔۔"ماہ نور شکوتا الجھی نگاہ سے تکتے ہوئے بولی۔۔۔

" کیونکہ پیار ہے تم سے پاگل لڑکی.۔۔۔۔ عشق ہے تمہاری ان شرارت بھری آنکھوں سے۔۔۔ بچپن سے دیوانہ ہوں ان کا۔۔۔ان میں مچلتی شرارتوں کا اسیر یہ کیسے نہ جاننے کے محبوب کی آنکھیں شرارت سے لبریز اور اپنے عاشق کو تنگ کرنے کے لئے بلکل تیار ہیں۔۔۔۔۔اب عاشق کو یہ بھی پتا ناں چلے اپنے محبوب کا تو بھئ پھر اس سے بڑھ کر غفلت کیا ہو گی۔۔۔۔"اس نے محبت سے چور لہجے میں کہا تو ماہ نور مسکرا دی۔۔۔۔

اس لمحے ہر آنکھ خوشی سے بھرپور تھی۔۔۔۔

❤❤❤

Happy Ending